Postal Reg. No: PB/1023/2000

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد 49 — وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ — شمارہ 31

ہفت روزہ

# بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

2/ جمادی الاول 1421 ہجری 3 ظہور 1379 ہش 3/ اگست 2000ء

1504
Mr.Er.M.Salam Sb
Chief Project Manager
R.E.C.Project Office
Padam Dev Commerical Complex
Phase -II The Ridge

لندن 22 جولائی (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔

کل حضور انور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب کو جلسہ سالانہ برطانیہ کی مناسبت سے مہمانوں کی خدمت کے تعلق سے نصائح فرمائیں۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

## ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### میں امید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے زمانہ کے بعد عنایت الٰہی بہتوں کو اپنے ایک خاص ہاتھ سے دھکہ دیکر سچی اور کامل توحید کے دارالامان میں داخل کر دیگی

”وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہو گا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہو گا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک طرف تو خدا نے اپنے ہاتھ سے میری تربیت فرما کر اور مجھے اپنی وحی سے شرف بخش کر میرے دل کو یہ جوش بخشا ہے کہ میں اس قسم کی اصلاحوں کے لئے کھڑا ہو جاؤں۔ اور دوسری طرف اس نے دل بھی تیار کر دیئے ہیں جو میری باتوں کو ماننے کے لئے مستعد ہوں۔

میں دیکھتا ہوں کہ جب سے خدا نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے اسی وقت سے دنیا میں ایک انقلاب عظیم ہو رہا ہے ...... میں امید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے زمانہ کے بعد عنایت الٰہی ان میں سے بہتوں کو اپنے ایک خاص ہاتھ سے دھکہ دے کر سچی اور کامل توحید کے اس دارالامان میں داخل کر دے گی جس کے ساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے۔ یہ امید میری محض خیالی نہیں ہے بلکہ خدا کی پاک وحی سے یہ بشارت مجھے ملی ہے۔ اس ملک میں خدا کی حکمت نے یہ کام کیا ہے تا جلد تر متفرق قوموں کو ایک قوم بنا دے اور صلح اور آشتی کا دن لا دے۔ ہر ایک کو اس ہوا کی خوشبو آ رہی ہے کہ یہ تمام متفرق قومیں کسی دن ایک قوم بننے والی ہے“۔ (لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۰، ۱۸۱)

## جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزت کرے

## جلسہ سالانہ برطانیہ سے قبل مہمانوں اور میزبانوں کو بیش قیمت نصائح

...... خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21 جولائی 2000ء بمقام مسجد فضل لنڈن ......

قادیان (ایم ٹی اے) حضور انور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الحشر کی آیت نمبر ۱۰ کی تلاوت کی اور اس کا سادہ ترجمہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ جیسا کہ آیت سے ظاہر ہے میں دعاؤں کے سلسلہ کو روک کر جلسہ سالانہ برطانیہ کے قرب کی وجہ سے مہمان نوازی کے متعلق چند ہدایات کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا مقامی لوگ جو آنے والوں کی خدمت کر رہے ہیں ان کو بھی ہدایات ہیں اور وہ جو دور دور سے تشریف لا رہے ہیں ان کے لئے بھی کچھ ہدایات ہیں سب سے پہلے حضور نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی ایک روایت بیان کی جو ابن ماجہ باب الادب میں درج ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار یا معزز آدمی آئے تو اس کی حیثیت کے مطابق اس کی عزت و تکریم کرو حضور انور نے فرمایا بعض دفعہ لوگوں کے دل میں ایک وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ جو بظاہر بڑے بڑے لوگ ہیں ان کی خاطر الگ کھانے پکائے جا رہے ہیں خاطریں کی جا رہی ہیں تو یہ سنت رسول سے ہٹ کر نہیں بلکہ خود آنحضرت ﷺ کا ارشاد تھا کہ جو اپنی قوم میں معزز ہیں وہ تمہارے پاس جب آئیں تو تم بھی ان کی اسی طرح خاطر و مدارت کرو تو جو مخلص احمدی ہیں وہ تو یہ دیکھ کر خوش ہوتے ہیں ان کے دل میں کسی قسم کا خیال پیدا نہیں ہوتا ایک روایت حضرت ابی ذر رضی اللہ سے مروی ہے جو مسلم کتاب البر سے لی گئی ہے حضرت ابوذر رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے فرمایا جو آنے والے ہیں ان سے مسکرا کر بات کرنا بھی ایک بہت بڑی نیکی ہے اس پہلو سے خیال رکھیں کہ سب آنے والوں کا خوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا کریں اگر کچھ کہنا نہیں تو کم از کم مسکرا کر ہی دیکھیں۔

حضرت عقبہ بن عامر مسند احمد بن حنبل کی روایت کے مطابق بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو مہمان نوازی نہیں کرتا اس کے لئے کوئی خیر و برکت نہیں ہے۔ ایک روایت حضرت عبد اللہ بن عامر سے مروی صحیح بخاری سے بیان فرمائی کہ ضرورت مندوں کو کھانا کھلایا جائے اور باوجود جان و پہچان نہ ہونے کے ہر ایک کو سلام کرنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔

ایک روایت ابو داؤد سے بیان فرمائی جو ابی شریح القاضی سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزت کرے ایک دن رات تک کی خدمت اس (مہمان) کا انعام شمار ہو گی جبکہ تین دن تک مہمان نوازی ہو گی یعنی ایک دن رات کی مہمان نوازی نفل شمار ہو گا اور تین دن رات تک مہمان نوازی ہر مسلمان پر فرض ہے اس کے بعد کی خدمت صدقہ ہے اور اس مہمان کے لئے مناسب نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اس کے ہاں ٹھہرا رہے اور اس کو تکالیف میں ڈالے حضور نے فرمایا پس آنے والے مہمانوں کیلئے یہ نصیحت ہے کہ جس کے گھر ٹھہریں تین دن کے بعد اگر ذاتی تعلقات ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ خوشی سے اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے تو یہ ایک الگ معاملہ ہے مگر اگر ذاتی تعلقات نہیں اور کسی نے مہمان نوازی کی خاطر گھر میں رکھا ہے نا معلوم شخص ہے تو تین دن کے بعد اجازت لے پھر اگر وہ دل کی خوشی سے رکھنا چاہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میزبان کی ایک نیکی ہے جو اللہ اس سے قبول فرمائے گا۔ اس کے بعد حضور انور نے آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں صحابہ کی مہمان نوازی کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ اس کے بعد حضور نے سفر شروع کرنے سے پہلے کی دعا بیان فرمائی اور فرمایا آنحضرت ﷺ کی یہ سنت تھی کہ سواری پر چڑھنے سے پہلے یہ آیت ضرور تلاوت فرماتے۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا كُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ

باقی صفحہ ( 11 ) پر ملاحظہ فرمائیں

# میں آپ سب کے لئے قدم قدم پر دعائیں کر رہا ہوں۔ میں آپ سے بہت خوش ہوں۔ اللہ آپ کو بے انتہا فضلوں اور برکتوں سے نوازے

## صدر مملکت انڈونیشیا سے ملاقات، پریس کانفرنس، یونیورسٹی میں خطابات

## انڈونیشیا کی مختلف جماعتوں میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا والہانہ استقبال اور مثالی نظم وضبط کے روح پرور نظارے

## ہزارہا احمدیوں نے اپنے پیارے امام کی زیارت اور ملاقات کی سعادت حاصل کی

مکرم عبد الماجد طاہر صاحب (ایڈیشنل وکیل التبشیر) نے جنہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے دورہ انڈونیشیا میں قافلہ کے ایک ممبر ہونے کی سعادت حاصل ہے، حضور انور کے سفر کی مصروفیات کی جھلکیوں کے طور پر جو مختصر رپورٹ بھجوائی ہے وہ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے:-

دوسری قسط)

**۲۳/جون بروز جمعة المبارک:** قبل ازیں ۲۳/جون کی مصروفیات میں نماز جمعہ اور اجتماعی بیعت کی رپورٹ بھجوائی گئی تھی۔ اسی روز چار بجے شام حضور انور Bakti Wanayasa ہال میں تشریف لے گئے۔ (قبل ازیں اسی ہال میں نماز جمعہ ادا کی گئی تھی)۔ حضور انور نے یہاں ایک ہزار سے زائد احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور بچوں کو پیار کیا۔ دوران مصافحہ حضور انور خصوصاً بڑی عمر کے بزرگ احباب سے دریافت فرماتے کہ آپ کن کن جماعتوں سے آئے ہیں، کب احمدی ہوئے۔ ان میں سے بعض لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے حضرت مولوی رحمت علی صاحب کے ذریعہ بیعت کی تھی۔ لوگ مصافحہ کرتے، ہاتھ چومتے، بعض سینے سے لگ جاتے اور اپنا چہرہ حضور کے کپڑوں سے رگڑتے۔ بعض احباب دوران ملاقات روتے اور سسکیاں لیتے۔

مردوں سے مصافحہ کے بعد حضور انور نے خواتین کو شرف ملاقات بخشا۔ خواتین کی تعداد بھی ہزار سے زائد تھی۔ حضور انور نے منتظمین سے دریافت فرمایا کہ کن کن علاقوں سے خواتین یہاں پہنچی ہیں۔ منتظمین نے مختلف جماعتوں کے نام بتائے کہ لمبے سفر کر کے یہاں پہنچی ہیں۔ حضور انور نے خواتین سے فرمایا کہ اپنے بچوں کو میرے پاس لائیں اور پیار کروالیں۔ مائیں اپنے بچوں کو لے کر حضور انور کی طرف لپکیں۔ حضور انور بچوں کو پیار کرتے اور چومتے اور دعائیں دیتے۔ تصاویر تو مسلسل کھینچی جا رہی تھیں۔ بڑا روح پرور منظر تھا۔ بچوں کی مائیں خوشی سے پھولی نہ سماتی تھیں۔

اس پروگرام سے فارغ ہو کر پانچ بج کر چالیس منٹ پر مجلس عرفان شروع ہوئی جو پونے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں اور رات آٹھ بجے حضور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لائے۔

**۲۴/جون بروز ہفتہ:** صبح آٹھ بجکر پچپن منٹ پر حضور انور Gadja Mada یونیورسٹی تشریف لے گئے جہاں حضور نے "To find again the Prophetic Vision of Religion:The New Paradigm of Islamic Thought in the Globalization Era" کے موضوع پر انگریزی زبان میں خطاب فرمایا جو ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔

☆......اس خطاب کے بعد سوال وجواب کی مجلس ہوئی۔ بڑے سنجیدہ ماحول میں یہ مجلس ہوئی جو قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ اس تقریب میں چھ صد افراد مدعو تھے جن میں یونیورسٹی کے پروفیسرز، ڈاکٹرز اور دیگر سرکردہ افراد اور طلباء تھے۔ (اس یونیورسٹی میں طلباء کی تعداد ۴۰ ہزار ہے اور پروفیسر اور لیکچررز کی تعداد ۲۵۰۰ ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک سے طلباء اس یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ Yog yakarta شہر یونیورسٹیوں کا شہر کہلاتا ہے۔ جہاں اس وقت اسّی (۸۰) سے زائد یونیورسٹیاں ہیں)۔ سوال وجواب کے اختتام پر یونیورسٹی کی طرف سے دوپہر کا کھانے کا اہتمام تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے معزز مہمانوں کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ بعدہ واپسی ہوئی۔

☆......شام چار بجے حضور انور ایدہ اللہ دوبارہ اسی ہال میں تشریف لے گئے جہاں نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد چودہ (۱۴) خاندانوں کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔ ایک ایک خاندان میں تیس سے چالیس تک مرد وزن اور بچے تھے اس طرح تقریباً پانچ صد احباب نے ملاقات کی۔ ہر خاندان کی ملاقات علیحدہ علیحدہ گروپ کی صورت میں تھی۔ حضور انور ان کے درمیان رونق افروز ہوتے۔ خاندان کے سرکردہ افراد حضور انور کے دائیں بائیں بیٹھ جاتے اور باقی ممبر باری باری آکر تصاویر کھنچواتے، باتیں کرتے۔ حضور انور بچوں کو اپنی گود میں بٹھاتے اور پیار کرتے اور تصاویر بنانے والے جی بھر کر تصاویر بناتے۔ ساڑھے آٹھ بجے نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں اور پھر واپس رہائش گاہ کی طرف روانگی ہوئی۔

**۲۵/جون بروز اتوار:** آج Yog yakarta شہر سے Cirebon اور پھر Manislor کے لئے روانگی کا دن تھا۔ صبح آٹھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور روانگی کے لئے باہر تشریف لائے اور وہاں موجود احباب کو شرف مصافحہ اور خواتین کو شرف زیارت بخشا۔ سبھی نے اجتماعی تصاویر اتاریں۔ پھر اسٹیشن کی طرف روانگی ہوئی۔ ۹۔۱۳ پر ٹرین آئی۔ فرسٹ کلاس کی بوگی پوری ریزرو تھی۔ چند خدام پچھلے اسٹیشن سے اس ڈبہ میں آئے تھے اور اپنی نگرانی میں انجن کے پیچھے لگوائی تھی۔ اسٹیشن پر جماعت کے مرد وزن حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے آئے تھے۔ حضور انور نے ہاتھ ہلا کر سب کو خدا حافظ کہا۔ ٹرین نے آہستہ آہستہ اسٹیشن چھوڑا۔ بڑا روح پرور منظر تھا۔ لوگ سسکیاں لے کر رو رہے تھے اور مسلسل ہاتھ ہلا رہے تھے۔ حضور انور بھی جب تک لوگ نظر آتے رہے ہاتھ ہلا کر الوداع کرتے رہے۔ ٹرین کا یہ سفر بہت ہی خوبصورت اور دلفریب تھا۔ ساڑھے چار گھنٹے کے اس سفر میں دونوں اطراف دلکش مناظر تھے۔ پہاڑیاں، وادیاں اور انتہائی سبزہ اور پھلدار درخت......۔ پونے دو بجے Cirebon (چربون) اسٹیشن پر ٹرین رکی، جہاں ایک بڑی تعداد میں احباب جماعت نے استقبال کیا۔ اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے اور پھر کچھ ہی دیر بعد مشن ہاؤس کے لئے روانہ ہوئے۔

☆......چار بجے شام حضور انور نے مشن ہاؤس میں ایک نئے تعمیر ہونے والے ہال کا معائنہ فرمایا اور اس کا نام "مبارک ہال" حضور نے خود تختی پر سنہرے پین سے تحریر فرمایا۔ پھر سب لوگوں کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ خواتین سے ملاقات کی، بچوں سے پیار کیا اور پھر وہی منظر کہ آنکھوں سے مسلسل آنسو رواں ہیں۔

☆......ساڑھے چار بجے یہاں سے مانسلور (Manislor) کے لئے روانگی ہوئی۔ چربون سے مانسلور کا فاصلہ ۱۷ کلومیٹر ہے۔ پانچ بجے مانسلور آمد ہوئی۔ مانسلور کا علاقہ اللہ کے فضل سے ۸۰ فیصد سے زائد احمدی گھرانوں پر مشتمل ہے۔ یہاں چار ہزار سے زائد احباب جماعت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ سڑکیں گلیاں لوگوں سے بھری ہوئی تھیں۔ بچیاں مسلسل احمدیت کے نغمے گا رہی تھیں۔ انتہائی ایمان افروز منظر تھا۔ یہاں ارد گرد کی جماعتوں سے قافلے ۴۲ بسوں کے ذریعہ پہنچے تھے۔

حضور انور نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ بعد میں بیعت کی تقریب ہوئی۔ ۴۰۱ کی تعداد میں لوگ بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔ اجتماعی بیعت کے بعد حضور انور نے تمام حاضرین کو شرف مصافحہ بخشا۔ مصافحہ کرنے والے احباب کی تعداد دو ہزار سے زائد تھی۔ اس کے بعد حضور خواتین کی طرف تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے ترانہ پیش کیا۔ حضور انور کچھ دیر خواتین میں تشریف فرما رہے خواتین کی

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

انڈونیشیا میں تعمیر شدہ ایک خوبصورت مسجد۔ مسجد الحکمہ

## خطبہ جمعہ

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا یہ اسوہ تھا کہ بعض دفعہ دعا کے ساتھ ساتھ دوا بھی تجویز فرماتے تھے

## مختلف بیماریوں سے شفایابی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مختلف دعاؤں کا تذکرہ

**دعا کی قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔ کلام الٰہی میں مضطر سے مراد وہ ضرر یافتہ ہیں جو محض ابتلا کے طور پر ضرر یافتہ ہوں نہ کہ سزا کے طور پر**

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۲/جون ۲۰۰۰ء ۲/احسان ۱۳۷۹ھ ہجری شمسی بمقام بیت السلام۔ برسلز۔ بلجیم

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –
الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –
اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ. ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ. قَلِيْلاً مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾۔(سورة النمل:٦٣)

یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے۔ اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

یہ عجیب تصرف ہے کہ دو تین دن پہلے لندن میں پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے ایک دوست کا خط پیش کیا جس میں انہوں نے بڑے زور سے استدعا کی تھی کہ بیماریوں سے شفا پانے سے متعلق بھی تو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی احادیث بیان کریں، آپ کی دعائیں بیان کریں کیونکہ ہر جگہ لوگوں کو بیماریوں کا سامنا رہتا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اُن الفاظ میں دعا کریں جن الفاظ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اپنوں کی بیماریوں کے لئے شفا کی دعا کیا کرتے تھے اور غیروں کی بیماریوں کی شفا کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی ایک عجیب اتفاق ہے کہ اس خطبہ کے لئے میں نے پہلے ہی انہیں دعاؤں کا انتخاب کر رکھا تھا جو بیماریوں سے شفا کے متعلق ہیں۔

سو پہلی دعا جو لی گئی ہے وہ مسلم کتاب السّلام باب الطّب و المرض والرقیّ سے لی گئی ہے۔ یاد رکھیں ہر موقعہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی دعائیں ہمیشہ ایک نہیں ہوا کرتی تھیں بلکہ مختلف الفاظ میں آپؐ دعا کیا کرتے تھے اس لئے ان سب دعاؤں کو میں نے یکجا کر دیا ہے اور آپ سب پر منحصر ہے کہ جس دعا سے زیادہ متاثر ہوں اس دعا کو اختیار کرلیں۔ مگر حسب موقعہ مختلف دعائیں استعمال ہو سکتی ہیں اور انسان کا دل خود ہی فیصلہ کر سکتا ہے کہ اس موقعہ کے لئے مجھے کس دعا کی ضرورت ہے۔

پہلی دعا مسلم کتاب السلام باب الطب سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: اے محمد! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا: ہاں میں بیمار ہوں۔ اس پر حضرت جبریل علیہ السلام نے یہ دعا کی: "اللہ تعالیٰ کا نام لے کر میں آپؐ پر دم کرتا ہوں۔ وہ آپ کو ہر ایسی بات سے محفوظ رکھے جو نقصان دہ ہے۔ ہر ایک چیز سے بچائے جو دکھ دے سکتی ہے۔ وہ ہر برے شخص کی برائی سے اور حسد کرنے والے کی بدنظری سے آپ کی حفاظت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر میں آپؐ پر دم کرتا ہوں۔

شفا کے لئے دوسری دعائیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے مروی ہیں ان میں ایک حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے جو ابن ماجہ سے لی گئی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب کسی بیمار کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو اس کے لئے دعا کرتے: "اے تمام لوگوں کے رب اس کی بیماری دور فرما اور اسے شفا عطا کر کیونکہ شفا عطا کرنے والا تو ہی ہے۔ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَآءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ اے تمام لوگوں کے رب! اس کی بیماری دور فرما اور اسے شفا عطا کر کیونکہ شفا عطا کرنے والا تُو ہی ہے۔ تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں ہے۔ ایسی شفا عطا کر کہ کچھ بھی بیماری باقی نہ رہے۔ (سنن ابن ماجه . كتاب الطب باب ما عوّذ به النبى ﷺ وما عوّذبه)

ایک حدیث ابن ماجہ سے لی گئی ہے جس میں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بخار جہنم کی لپیٹ سے ہے۔ یعنی ایک قسم کی جہنم ہے آگ سی لگ جاتی ہے بدن کو اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔ آپ عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے کی تیمارداری کو گئے اور دعا کی کہ اے اللہ! جو لوگوں کا رب ہے اور لوگوں کا معبود ہے اس تکلیف کو دور فرما دے۔ (سنن ابن ماجه كتاب الطب با ب الحمیّ من فيح جهنم فابردوها بالما،)

یاد رکھیں آج کل بھی، اس ترقی کے زمانہ میں بھی بعض دفعہ بہت تیز بخاروں سے نپٹنے کے لئے ان کو پانی سے ٹھنڈا کرنے کا طریق ڈاکٹر اختیار کرتے ہیں اور بعض اوقات تو ٹھنڈا پانی ان پر انڈیلا بھی جاتا ہے لیکن جس بخار کا اترنا مقدر نہ ہو وہ باوجود اس کے خواہ ان پر ٹھنڈے پانی کی مشکیں انڈیل دے وہ اترتا نہیں۔ ہم نے خود دیکھا ہے بعض ایسے مریضوں کو جن کے اوپر ڈاکٹر نہایت ٹھنڈا پانی بار بار انڈیلنے کی نصیحت کرتے تھے لیکن ایک ذرہ بھی اس بخار کو فرق نہیں پڑا۔ پس اصل تو دعا ہی ہے جو بخاروں کو ٹھنڈا کر سکتی ہے۔

ایک اور حدیث سنن ابی داؤد کتاب الطب باب کیف الرقی میں درج ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تم میں سے جو کوئی بیمار ہو یا جس کا بھائی بیمار ہو اسے چاہئے کہ یہ دعا کرے: "اے ہمارے رب اللہ جو آسمان میں ہے تیرے نام کی تقدیس ہو، تیرا حکم زمین و آسمان پر جاری ہے۔ جیسا کہ تیری رحمت آسمان پر ہے اسی طرح اپنی رحمت زمین پر بھی نازل فرما۔ ہمیں ہمارے گناہ اور ہماری خطائیں معاف فرما۔ تُو تو طیب لوگوں کا رب ہے، اپنی رحمت میں سے رحمت نازل فرما اور اپنی شفا میں سے اس درد کو شفا عطا کر"۔ اگر اسی طرح الحاح اور گریہ وزاری سے کوئی دعا کرے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔

ایک حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ دم نہ کروں جو میرے پاس جبرئیل لے کر آئے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان، کیوں نہیں۔ اس پر آپؐ نے ان الفاظ میں دم کیا، "اللہ کے نام سے میں تجھے دم کرتا ہوں۔ اللہ تجھے ان تمام بیماریوں سے جو تجھے ہیں شفا دے اور گرہیں باندھ کر پھونکیں مارنے والیوں کے شر اور ہر حاسد کے شر سے جب وہ حسد سے کام لے تجھے محفوظ رکھے"۔ آپ نے یہ دم تین دفعہ کیا۔ (سنن ابن ماجه . كتاب الطب باب ما عوّذ به النبى ﷺ وما عوّذبه)

ایک روایت بخاری کتاب الطب سے لی گئی ہے۔ حضرت عبدالعزیزؓ بیان کرتے ہیں کہ میں

اور ثابت حضرت انس بن مالکؓ کے پاس گئے۔ ثابت نے کہا اے ابو حمزہ میں بیمار ہو گیا ہوں۔ اس پر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیا میں تم کو وہ دم نہ کروں جو رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے؟ ثابتؓ نے کہا کیوں نہیں؟ اس پر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا "اے اللہ جو لوگوں کا رب ہے تکالیف کو دور کرنے والا ہے تو شفا عطا فرما کیونکہ شفاء دینے والا تُو ہی ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔ ایسی شفا عطا کر جو بیماری کا نام و نشان تک نہ چھوڑے"۔ (صحیح بخاری کتاب الطب۔ باب رقیۃ النبی ﷺ)

ایک حدیث ابن ماجہ میں عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں درد کی ایسی حالت میں گیا جس کی وجہ سے مجھے ڈر تھا کہ وہ مجھے ہلاک کر دے گا۔ اس پر مجھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جہاں تکلیف ہے وہاں اپنا دایاں ہاتھ رکھو اور سات مرتبہ یہ دعا کرو "اللہ کے نام سے میں اللہ کی عزت و قدرت کا واسطہ دے کر اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جو میں محسوس کرتا ہوں اور جس کا مجھے ڈر ہے"۔ میں نے سات دفعہ یہ دعا پڑھی اس پر اللہ تعالیٰ نے مجھے مکمل شفا عطا فرما دی۔

(سنن ابن ماجه۔ کتاب الطّب باب ما عوّذ به النّبی ﷺ وما عُوّذ به)

یہاں احباب کو یہ بات خاص طور پر نوٹ کرنی چاہئے کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ دعاؤں کے بعد دواؤں کی ضرورت نہیں رہتی۔ دعا اپنی جگہ ہے اور دوا اپنی جگہ ہے دونوں خدا ہی کی پیدا کردہ ہیں کوئی دعا کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ اب مجھے کسی دوا کی ضرورت نہیں یہ ایک تکبر ہے کیونکہ نظامِ دعا بھی خدا ہی کا ہے اور نظام دوا بھی خدا ہی کا ہے اور ان میں سے کسی ایک سے اعتناء کی اجازت نہیں۔

یہی طریق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا تھا کہ دعا بھی کرتے تھے اور ساتھ ہی دوا بھی بتاتے تھے اور بہت سی دوائیں آپ کی طرف منسوب ہیں جو آپ نے مختلف بیماروں کو دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہمیشہ بڑی پابندی کے ساتھ دعا کے ساتھ ضرور دوا دیا کرتے تھے۔ ہاں بعض دفعہ آپ کی دعا کی قبولیت کی خبر اسی وقت مل جاتی تھی اس وقت آپ پسند نہیں کرتے تھے کہ بیمار دوا پر اصرار کرے لیکن بعض لوگ ایسا بھی کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو بار بار سمجھایا کہ میں نے دعا کر دی ہے آپ واپس جائیں انہوں نے پھر بھی کہا ہمیں کچھ دوا بھی دیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے بہ کراہت ایک دوا بھی ان کو دے دی مگر آپ کو اس سے پہلے خدا کی طرف سے علم دیا جا چکا تھا کہ یہ بیمار لازماً اچھا ہو جائے گا۔ اسی لئے ہم بھی بڑی پابندی کے ساتھ دوائیں تجویز کرتے ہیں۔ جن جن لوگوں کا بھی مجھے دعا کے لئے خط موصول ہوتا ہے میں جہاں تک مجھ میں توفیق ہو میں ان کو دوا بھی تجویز کر دیتا ہوں یا ان کے خطوط ہمارے جو ماہرین ہیں ہومیو پیتھک کے ان کو بھیج دیتا ہوں کہ وہ غور سے پڑھ کر ان کو مناسب دوا بھی بھیجیں۔ ہاں اگر کبھی دوا مہیا ہی نہ ہو، ناممکن ہو کہ کوئی دوا حاصل یا استعمال کی جا سکے تو پھر لازماً خدا تعالیٰ بعض دعاؤں میں بھی اتنی برکت رکھ دیتا ہے کہ بغیر کسی دوا کے آناً فاناً مرض دور ہو جاتا ہے۔

اس کا ایک ذاتی تجربہ بھی ایک دفعہ پشاور میں ہوا تھا۔ وہاں اس زمانہ میں غیر احمدی دوستوں کو بلانے کی کھلی اجازت تھی اور بڑی کثرت سے لوگ مسجد میں حاضر ہوتے تھے تاکہ ان کو سوال جواب کا موقع دیا جائے۔ اچانک مجھے اتنی شدید سر درد شروع ہوئی کہ جس کے ساتھ جس طرح میگرین میں الٹی بھی آتی ہے شدید قے کا رجحان تھا اور کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اب میں اس طرح کیسے ان کے سامنے کھڑا ہوں گا۔ اگر خدانخواستہ مجھے الٹی آ گئی تو وہ سارے کہیں گے کہ دیکھو یہ جھوٹا تھا اس لئے خدا نے اس کو ہمارے سامنے ذلیل کر دیا۔ یہی فکر مجھے دامنگیر تھی جب میں سجدہ میں گیا اور اس وقت میں نے خدا سے دعا کی کہ اے اللہ مجھے شماتت اعداء سے بچا، میں تو صرف تیرا ایک عاجز بندہ ہوں، تیر خاطر ہی یہاں آیا ہوں اس لئے تو اپنے فضل سے اس بلاء کو ٹال دے۔ سجدہ میں دعا کرتا رہا اور اس بات کو بھول ہی گیا کہ مجھے کوئی بیماری بھی تھی۔ جب سجدہ سے سر اٹھایا تو بیماری کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ ایسی شفا ہوئی تھی کہ میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ تو میں آپ کو خدا کی قسم کھا کر اپنے ذاتی تجربہ پر یہ بتاتا ہوں کہ جب دوا مہیا نہ ہو سکے اور ناممکن ہو کہ کوئی دوا استعمال کی جا سکے تو پھر پورے توکل کے ساتھ دعا کریں۔ اگر اضطرار اور گریہ وزاری کے ساتھ دعا کریں گے تو عجب نہیں کہ خدا اس کو قبول فرما لے۔

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

**JANIC EXIMP**

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

ایک حدیث ابن ماجہ سے لی گئی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بخار کے لئے، تمام قسم کے دردوں کے لئے یہ دعا سکھایا کرتے تھے کہ مریض یہ دعا کرے کہ اللہ کے نام سے جو بہت بڑا ہے اس اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں جو بڑی عظمت والا ہے ہر جوش مارنے والی آگ سے اور آگ کی تپش کے شر سے۔

(سنن ابن ماجه کتاب الطب باب ما یعوّذ به من الحمیٰ)

ایک حدیث ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کو بچھو نے ڈنک مارا اور وہ اس رات سو نہ سکا۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ فلاں شخص کو بچھو نے ڈنک مارا تھا اور وہ ساری رات سو نہ سکا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کاش کہ وہ شام کے وقت یہ دعا کر لیتا اَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ کہ میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعہ سے اس کی پیدا کردہ مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو اسے بچھو کا ڈنک مارنا کچھ بھی تکلیف نہ دیتا، یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ (سنن ابن ماجه کتاب الطب باب رقیة الحیة والعقرب)

اب یہ بھی ایک ایسا موقع ہے جہاں بچھو کے کاٹے کی کوئی دوا معلوم نہیں تھی اور لازماً یہ دعا اگر گریہ وزاری، اخلاص اور الحاح کے ساتھ کی جاتی تو ضرور فائدہ پہنچاتی لیکن ہم نے اپنے تجربہ سے دیکھا ہے کہ دعا کے علاوہ دوا دینا جہاں ممکن ہو وہاں ضرور دینی چاہئے۔

ہمارے ایک ہندو نو مسلم مبلغ درانی صاحب بچھو کے کاٹے اور سانپ کے کاٹے کے لئے ایک دوا میں جو ہومیو پیتھک کی دوا تھی، سارے تھر کے علاقہ میں مشہور ہو گئے تھے۔ وہ دوا جو دیتے تھے چند منٹ میں ہی بچھو کے کاٹے کی تکلیف جو بہت شدید ہوتی ہے آناً فاناً غائب ہو جایا کرتی تھی لیکن میں نے ہی ان کی وقف جدید میں تربیت کی تھی، طبی تربیت بھی اور روحانی تربیت بھی ان کو سمجھایا ہوا تھا کہ دعا کے ساتھ یہ کرنا ہے بغیر دعا کے اللہ کا حکم نہ ہو تو کوئی دوا کام نہیں کرے گی۔

ایک حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دلچسپ حدیث ہے جو حضرت ابو بکر اور حضرت بلال رضوان اللہ علیہم کی دعا سے تعلق رکھتی ہے اور شفا سے تعلق رکھتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، یہ حدیث صحیح بخاری کتاب المرضیٰ میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخار ہو گیا۔ میں ان دونوں کے پاس عیادت کے لئے گئی۔ میں نے پوچھا: "ابّا آپ کا کیا حال ہے اور اے بلال تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو"۔ وہ کہتی ہیں جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخار ہوتا تو وہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

کُلُّ امْرِیءٍ مُصَبَّحٌ فِی اَھْلِہٖ ☆ وَالْمَوْتُ اَدْنٰی مِنْ شِرَاکِ نَعْلِہٖ

ہر شخص اپنے گھر والوں میں خوشی خوشی صبح کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ موت اس کے جوتے کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے۔

اسی طرح حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق روایت کرتی ہیں کہ وہ جب بخار اتر جاتا تو یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

اَلَا لَیْتَ شَعْرِی ھَلْ اَبِیْتَنَّ لَیْلَۃً ☆ بِوَادٍ وَحَوْلِی اِذْخَرٌ وَجَلِیْلٌ
وَھَلْ اَرِدَنْ یَوْمًا مِیَاہَ مِجَنَّۃٍ ☆ وَھَلْ تَبْدُوَنْ لِی شَامَۃٌ وَ طَفِیْلٌ

کہ کاش کہ میں ایک رات پھر اپنی وادی میں گزاروں جہاں میرے ارد گرد اذخر اور جلیل گھاس ہو۔ غالباً یہ وہ دعا ہے جب بخار ہوتا تھا تو یہ شعر پڑھا کرتے تھے کہ کاش میں ایک رات پھر اپنی وادی میں گزاروں جہاں میرے ارد گرد اذخر اور جلیل گھاس ہو۔ کیا میں مجنہ چشمہ کے پانی پر پھر کبھی وارد ہو سکوں گا اور کیا شامہ اور طفیل پہاڑ کبھی دیکھ پاؤں گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پاس آئی اور آپ کو ان دونوں کی صورت حال کے متعلق اطلاع کی۔ آپؐ نے دعا کی "اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ" کہ اے اللہ ہمارے لئے مدینہ اسی طرح پیارا کر دے جیسا کہ ہمیں مکہ پیارا ہے۔ دراصل مدینہ میں ملیریا کی وبا بہت عام تھی کیونکہ وہ پانی والا علاقہ تھا اور کثرت سے بڑے مضر مچھر وہاں پیدا ہوتے تھے اور مکہ چونکہ خشک علاقہ تھا وہاں کوئی مچھر نہیں تھا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس وقت یہ دعا کی کہ اے اللہ اس کی آب و ہوا کو صحت مند بنا دے اور ہمارے لئے اس کے مُد اور صاع کے پیمانوں میں برکت رکھ دے۔ اور اس کے بخار کو یہاں سے جحفہ کی طرف منتقل فرما دے۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شفاء کے لئے ایک دعا۔ حضرت عائشہ بنت سعد اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں کہ ان کے والد نے بتایا کہ میں مکہ میں سخت بیمار ہو گیا اور نبی کریم ﷺ میری عیادت کو تشریف لائے۔ پھر بیماریاں تو صرف ملیریا ہی نہیں اور بھی بہت قسم کی ہوتی ہیں۔ خشکی کی الگ بیماریاں ہوتی ہیں، پانی والے علاقہ کی الگ۔ تو ایک دفعہ وہ کہتے ہیں میں سخت بیمار ہو گیا۔ آنحضرت

ﷺ میری عیادت کو تشریف لائے۔ میں نے عرض کی کہ: ''اے اللہ کے نبیؐ میں کافی مال چھوڑ رہا ہوں اور میری صرف ایک بیٹی وارث ہے''۔ اب یہ جو بیٹیوں کی وراثت کا مسئلہ ہے اس پر بھی اہل فقہ اس حدیث پر غور کریں کیونکہ ان کا عمومی فتویٰ اس حدیث کے فتویٰ کے بالکل خلاف جاتا ہے۔

وہ کہتے ہیں ''میں نے عرض کیا میری ایک بیٹی ہے''۔ وہ سمجھتے تھے کہ موت کا وقت اب قریب آچکا ہے اس لئے اب مجھے وصیت ضرور کرنی چاہئے۔ ''پس میں اپنے مال کے ۲/۳ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور ۱/۳، اس کے لئے چھوڑ دیتا ہوں''۔ فرمایا: ''نہیں''۔ ''میں نے عرض کی پھر میں نصف کی وصیت کر دیتا ہوں اور نصف اس کے لئے چھوڑ دیتا ہوں''۔ فرمایا: ''نہیں''۔ میں نے عرض کی پھر میں ۱/۳ کی وصیت کرتا ہوں اور ۲/۳، اس کے لئے چھوڑ دیتا ہوں''۔ اب ۱/۳ دین کو دینا اور باقی سارا مال اس بیٹی کو دینا یہ مراد ہے اس سے۔ ۱/۳ کی وصیت کر دیتا ہوں جیسا کہ ہمارے نظام وصیت میں بھی ۱/۳ سے زیادہ خدمت دین میں پیش کرنے کے لئے وصیت نہیں کرنی چاہئے۔ اور ۲/۳ اس کے لئے چھوڑ دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''۱/۳ ٹھیک ہے۔ اور ۱/۳ بھی زیادہ ہے''۔ اگر زیادہ اس کے لئے چھوڑ دو تو اور بھی بہتر ہے۔

پھر آپؐ نے اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھا اور پھر میرے چہرہ اور پیٹ پر اپنا دست مبارک پھیر کر دعا کی: اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَاَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ۔ اے اللہ! سعد کو صحت دے اور اس کی ہجرت کو پورا فرما۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں اب تک اپنے جگر میں آپؐ کے دست شفقت کی ٹھنڈک محسوس کرتا ہوں۔ (صحیح مسلم کتاب المرضیٰ باب وضع الید علی المریض)

ایک حدیث سنن ترمذی کتاب الدعوات سے لی گئی ہے۔ حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور ﷺ میرے پاس آئے جبکہ میں درد میں مبتلا تھا جو مجھے ہلاک کئے جا رہا تھا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا اپنا دایاں ہاتھ سات بار پھیرو یعنی مقام ماؤف پر سات بار پھیرو اور یہ دعا کرو ''میں اللہ کی عزت اور عظمت اور قدرت اور غلبہ کی پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جس میں میں مبتلا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ نے میری ساری تکلیف دور فرما دی۔ تب سے لے کر میں اپنے اہل و عیال اور دوسروں کو بھی اسی دعا کی نصیحت کرتا چلا آرہا ہوں۔

اب دیکھیں مختلف لوگوں نے مختلف دعائیں سنی تھیں اور جب ان کو اپنے حال پر کام کرتے ہوئے دیکھا تو اسی کی نصیحت آگے کرنے لگ گئے۔ یہ رواج انسانی فطرت کا حصہ ہے۔ آج کل بھی کوئی شخص کسی دوا سے شفا پا جائے تو قطع نظر اس کے کہ وہ دوا کسی دوسرے پر اطلاق بھی پائے گی کہ نہیں ہر ایک مریض کو اسی دوا کی نصیحت کرتا ہے۔ تو یہ عام رسم ہے لیکن اس زمانہ میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعا سے شفا پاتا تھا وہ رسماً نہیں بلکہ ایک پاک سنت کے طور پر اس دعا کو اپنے ساتھیوں کو اور عزیزوں کے سامنے بیان کیا کرتا تھا۔

ایک روایت بخاری کتاب الجنائز سے لی گئی ہے عن انسٍ رضی اللہ تعالیٰ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا آنحضرت ﷺ کا خادم تھا، وہ بیمار ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور اسلام قبول کرنے کے لئے کہا۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو خبر ہو گئی تھی کہ یہ مرض الموت ہے اور اس جسمانی مرض سے اس کے شفا پانے کا کوئی موقع نہیں رہا۔ اس وقت آپ کی روحانی شفاء کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ اور آپؐ نے پسند فرمایا کہ یہ بچہ مرنے سے پہلے مسلمان ہو چکا ہو۔ اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور اسلام قبول کرنے کے لئے کہا۔ لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو پاس ہی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے باپ نے کہا ابوالقاسم کی اطاعت کرو۔ یعنی معلوم ہوتا ہے دل سے یہودی آنحضرت ﷺ کی صداقت کے قائل تھے یا بہت سے یہودی آپ کی صداقت کے قائل تھے۔ ظاہراً اگرچہ انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا۔ چنانچہ اس پر اس نے اسلام قبول کر لیا۔ حضور ﷺ وہاں سے یہ کہتے ہوئے واپس آئے کہ سب تعریفیں اس اللّٰہ جَلَّ شَانُهٗ کے لئے ہیں جس نے اس کو آگ سے بچا لیا۔

ایک حدیث مسلم کتاب الجنائز میں حضرت یحییٰ بن عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ وہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے مُردوں کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ سکھایا کرو۔ اب سوال یہ ہے کہ آپ مُردوں کو کیسے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ سکھائیں گے۔ مراد اس سے یہی معلوم ہوتی ہے کہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس یہودی بچے کی روح کی فکر کی تھی ایسے موقع پر جو مریض مردہ ہی کی طرح ہو چکا ہو اور اس کا مرنا یقینی ہو چکا ہو اس وقت اس کو سب سے بڑی نصیحت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی کرنی چاہئے اور یہی نصیحت اس کو قیامت کے دن خدا تعالیٰ کی پکڑ سے بچا سکتی ہے۔

ایک روایت ترمذی کتاب الدعوات سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی پر مصیبت آئے تو وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھے۔ اور دعا مانگے کہ اے اللہ میں تیرے حضور اپنی مصیبت کو پیش کرتا ہوں تو مجھے اس کا اجر دے اور اس کے بدلہ میں مجھے خیر عطا کر۔ پس جب ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے دعا کی ''اے میرے اللہ! میرے اہل کو میرے بدلہ میں اچھا مقام عطا کرنا''۔ جب ان کی وفات ہو گئی تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ کر یہ دعا کی کہ میں اپنی مصیبت تیرے ہی حضور پیش کرتی ہوں تو مجھے اس کا بہتر اجر دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس گریہ وزاری کے ساتھ کی ہوئی دعا کو قبول فرماتے ہوئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک بہت بہتر اجر اس طرح عطا فرمایا کہ ان کی شادی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ہو گئی۔ اس سے میں استنباط کرتا ہوں کہ حضرت ابو سلمہ کا بہت بڑا مقام تھا کیونکہ بہتر اجر کسی اور صحابی سے شادی کی صورت میں نہیں ہوا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے شادی کی صورت میں عطا ہوا۔

ایک حدیث سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز سے لی گئی ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تم کسی مریض یا میت کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ پھر جب ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہوئے تو میں آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو گئے ہیں۔ حضور نے نصیحت فرمائی کہ یہ دعا پڑھو کہ اے اللہ اس کی مغفرت فرما اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما۔ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ان کا نعم البدل حضرت رسول کریم ﷺ کی صورت میں عطا فرمایا۔

اب جنازوں پر پڑھنے کے لئے جو مختلف دعائیں ہیں ان کا ذکر چلتا ہے۔ بچہ کے لئے دعائے جنازہ۔ بخاری کتاب الجنائز میں حسن بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ بچے کی نماز جنازہ پر سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے اور یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! اس بچہ کو ہمارا پیشرو اور اجر و ثواب کا موجب بنا دے''۔ یعنی یہ پہلے آگے جا رہا ہے اس کو ہر قسم کا اجر عطا فرما۔

دعائے جنازہ بھی مختلف موقعوں پر مختلف طریق پر ادا کی گئی ہے اور اس وقت جو جماعت میں رائج طریق ہے یہ مختلف احادیث اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مختلف دعاؤں سے اخذ کرتے ہوئے ایک طریق پر نماز جنازہ اخذ کر لیا گیا ہے اور مجھے پورا اطمینان ہے کہ یہی وہ طریق تھا جو سب قسم کے جنازوں پر شہداء پر اور غیر شہداء پر حاضر پر اور غائب پر برابر اطلاق پاتا ہے۔

نمبر ایک دعائے جنازہ۔ مسند احمد بن حنبل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی کی نماز جنازہ پڑھاتے تو یہ دعا کرتے ''اے اللہ! ہمارے زندوں اور ہمارے مُردوں کو، ہمارے حاضر اور ہمارے غیر حاضر کو، ہمارے چھوٹوں اور ہمارے بڑوں کو، ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کو معاف فرما دے۔ اے اللہ! ہم میں سے تُو جس کو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھنا اور ہم میں سے جسے تُو موت دے اسے ایمان پر قائم ہونے کے لئے موت دینا''۔

(مسند احمد بن حنبل. باقی مسند المکثرین من الصحابة)

یہ وہ دعا ہے جو تیسری تکبیر کے بعد مانگی جاتی ہے اور حضور اکرم ﷺ کے الفاظ ہی ہیں۔ اس میں ترمذی کی روایت میں ایک اور دعا کا اضافی ذکر ہے جس کو ہم اسی طرح آنحضرت ﷺ کی اس دعا کے ساتھ آخر پر پڑھتے ہیں۔ وہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ کہ اے اللہ! اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں کسی آزمائش میں نہ ڈالنا۔

ایک اور دعائے جنازہ جو مسند احمد بن حنبل سے ماخوذ ہے وہ یہ ہے کہ علی بن شماخ نے مجھے بتایا کہ میں نے مروان کو دیکھا کہ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو جنازہ کس طرح ادا کرتے ہوئے سنا۔ اس پر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ''اے اللہ! تو ہی اس مرنے والی جان کا رب ہے اور تُو نے ہی اسے پیدا کیا تھا اور تُو نے ہی اسے اسلام قبول کرنے کی ہدایت دی تھی اور تُو نے ہی اس کی روح قبض کی ہے اور تُو ہی اس کے باطن اور ظاہر کو جانتا ہے۔ ہم اس کی شفاعت کرتے ہوئے حاضر ہوئے ہیں، پس تو اس کو بخش دے۔

(مسند احمد بن حنبل. باقی مسند المکثرین من الصحابة)

یہاں شفاعت سے مراد وہ خاص شفاعت نہیں جو اللہ کے اذن کے بغیر کسی کو کرنے کا حق نہیں۔ یہاں لفظ شفاعت دعا کے معنے میں استعمال ہوا ہے اور اس میں غالباً دعا سے زیادہ زور پایا جاتا ہے۔

ایک اور حدیث عوف بن مالک سے سنن الترمذی میں مروی ہے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک جنازہ پر دعا پڑھتے ہوئے سنا جو مجھے سمجھ آئی آپ کے الفاظ تھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاغْسِلْهُ بِالْبَرَدِ وَاغْسِلْهُ كَمَا يُغْسَلُ الثَّوْبُ۔ اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اسے اولوں سے غسل دے اور اسے اس طرح دھو ڈال جس طرح کپڑا دھویا جاتا ہے۔ (سنن ترمذی. کتاب الجنائز باب مایقول فی الصلاۃ علی المیت) پس یہ دعا بھی دوسری مسنون دعاؤں کے علاوہ ہے۔ یہ بھی جس کو یاد ہو وہ بے شک پڑھے اور یہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ہی ایک دعا تھی۔

ایک مسلم کتاب الجنائز سے حدیث لی گئی ہے جس میں حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی آپ نے جو دعا مانگی وہ میں نے یاد کرلی۔ آپ نے دعا کی: "اے ہمارے خدا! تو اس کو بخش دے، اس پر رحم کر، اس کو عافیت دے اور اس کو معاف کر"۔ اس کو عافیت دے ترجمہ دیکھتا ہوں ٹھیک ہے یا نہیں۔ عافِهِ سے مراد صرف یہ ہے کہ اس سے درگزر فرما، بخش دے، اس پر رحم کر، اس کو عافیت دے اور اس کو معاف کر۔ اس کی جگہ یعنی اس کا مقام عمدہ اور قابل عزت بنا، اس کی قبر وسیع کر، اس کو پانی اور برف اور اولوں سے غسل دے، اس کو گناہوں اور غلطیوں سے ایسا پاک کر جیسے میلا کپڑا دھونے کے بعد تُو پاک صاف فرما دیتا ہے۔

اب یہاں مُردے کو پانی اور برف سے غسل دینا ہرگز مراد نہیں۔ مراد یہ ہے کہ اس کی روح کو پاک وصاف کر دے۔ "اس کو اس (دنیاوی) گھر کے بدلہ زیادہ بہتر گھر دے۔ اس دنیا کے اہل سے زیادہ بہتر اہل عطا فرما اور دنیا کے ساتھی سے بہتر ساتھی بخش اور اس کو جنت میں داخل کر۔ اسے قبر اور آگ کے عذاب سے بچا"۔ آپکی یہ دعا اتنی پُر اثر تھی کہ جس نے، وہ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے آرزو کی کہ اے کاش یہ مرنے والا میں ہوتا۔

اس میں ایک بات خاص طور پر توجہ کے لائق یہ ہے کہ یہ جو دعا سکھائی گئی ہے کہ میرے اس دنیا کے ساتھی کے بدلے بہتر ساتھی عطا فرما۔ یہ مراد نہیں کہ انسان اپنی بیوی یا اپنے خاوند کے لئے اور خاوند اپنی بیوی کے لئے دعا کرے کہ آخر میں ہمارا ساتھ نہ کر بلکہ ان سے بہتر ساتھی عطا فرما۔ بلکہ اس میں گہرا نکتہ یہ ہے کہ ہمارے ساتھی کو اس سے بہت بہتر بنا کے ہمیں عطا کر جیسا یہ اس دنیا میں ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو اس کے سارے نقائص دور فرمادے اور ایک نئے وجود کے طور پر گویا وہ قیامت کے دن ہمیں عطا ہو۔ اس کو جنت میں داخل کر، اسے قبر اور آگ کے عذاب سے بچا۔ یہ وہ دعا تھی جو راوی کہتے ہیں اتنی مؤثر تھی کہ میرے دل سے آرزو اٹھی اے کاش یہ مرنے والا جس کے لئے حضور نے یہ دعا کی ہے، میں ہوتا۔

ایک حدیث مسند احمد بن حنبل سے اخذ کی گئی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب اپنے مردوں کو قبر میں اتارو تو یہ پڑھا کرو: "اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر"۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کی ملت پر ایک دعائیہ کلمہ ہے کہ اے خدا! ہم اس کو اس حال میں اتار رہے ہیں کہ اللہ کا نام لے کر اتارتے ہیں اور اس امید سے کہ تو اسے آنحضرت ﷺ کی ملت میں سے شمار فرما۔

ایک دعا سنن ابی داؤد کتاب الجنائز میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو اس کی قبر پر کھڑے ہو کر فرماتے یعنی دوستوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے اپنے بھائی کے لئے بخشش مانگو اور اس کی ثابت قدمی کے لئے دعا کرو کیونکہ اب اس سے سوال وجواب شروع ہونے والا ہے۔ اب اس کے عمل کا دور گزر گیا اب جو بقیہ دور ہے اس میں اس کے لئے اب صرف سوال جواب رہ گیا ہے۔

ایک دعا جو حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ قبرستان میں داخل ہوتے وقت مانگا کرتے تھے وہ اہل قبور وہ اہل قبور کو مخاطب کرتے ہوئے مانگا کرتے تھے۔ مگر یہ مراد نہیں کہ ان سے مانگتے تھے بلکہ ان کے لئے مانگتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مدینہ کی کچھ قبروں کے پاس سے گزرے تو ان کی طرف منہ کر کے کہا: "اے قبروں والو! تم پر سلامتی ہو۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ۔ اللہ ہمیں بھی بخشے اور تمہیں بھی۔ تم ہمارے پیش رَو ہو اور ہم تمہارے پیچھے پیچھے چلے آتے ہیں۔ (ترمذی کتاب الجنائز) تم پہلے خدا کی آواز پر لبیک کہہ چکے ہو، اس کے حضور حاضر ہو چکے ہو۔ ہم بھی اپنے خدا کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

ایک حدیث حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو سکھایا کہ ان میں سے جب کوئی قبرستان میں جائے تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ضرور کہے۔ تو اس کو تو بہت پکی عادت بنانا چاہئے تمام اہل قبور کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنا۔ اب سوال یہ ہے کہ بہت سے قبرستان ایسے ہیں جہاں کافر بھی دفن ہیں، مشرک بھی دفن ہیں، دہریے بھی دفن ہیں تو یہ دعا ان کو بھی لگے گی۔ اصل میں مومن کی طرف سے سب کو السلام ہی کہنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہودیوں کو بھی یہی دعا دیا کرتے تھے۔ آگے ان کی قسمت کہ ان کو یہ دعا لگے یا نہ لگے۔ اگر بدبخت ہونگے تو یہ دعا ان کو نہیں لگے گی کیونکہ دعا قبول کرنا تو اللہ کا کام ہے۔ اس لئے بے دھڑک ہر قبرستان میں داخل ہوتے وقت یہ دعا کرنی چاہئے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ۔ کوئی بعید نہیں کہ اس میں خدا کے کچھ نیک بندے بھی دفن ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے حق میں یہ دعا قبول فرمالے۔

قبرستان میں داخل ہونے کی ایک اور دعا جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔ آپ فرماتی ہیں: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ...... کہ آنحضرت ﷺ آپ کے ہاں جس رات بھی باری ہوتی تھی آپ رات کے آخری حصہ میں البقیع (کے قبرستان) کی طرف نکل جاتے تھے اور کہتے تھے: "اے مومن قوم کے گھر تم پر سلامتی ہو"۔ اب یہاں ہر رات سے میرے خیال میں یہ مراد نہیں کہ لازماً ہر رات رسول اللہ ﷺ جایا کرتے تھے بلکہ بہت سی راتیں مراد ہیں۔ "اے مومن قوم کے گھر تم پر سلامتی ہو۔ اور تم پر وہ وقت آچکا ہے جو کل تمہیں دیئے جانے کا پختہ وعدہ تھا اور اللہ نے چاہا تو یقیناً ہم بھی تمہیں سے آملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع الغرقد کے رہنے والوں کو بخش دے"۔ (مسلم، کتاب الجنائز)

ان دعاؤں کے ذکر کے بعد اب میں آخر پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات اسی تعلق میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱۶ تاریخ ۲/ مارچ ۱۹۰۸ء میں یہ درج ہے: "یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پرواہ نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آجاوے تو ان باتوں کے واسطے اس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالتِ اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے جیسا کہ فرمایا اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ"۔

نیز فرمایا: "کلام الٰہی میں لفظ مُضطَر سے وہ ضرر یافتہ مراد ہیں جو محض ابتلاء کے طور پر ضرر یافتہ ہوں"۔ ضرر یافتہ ابتلاء کے طور پر بھی ہوتے ہیں اور عذاب کے طور پر بھی ہوتے ہیں۔ تو فرمایا یہاں مضطر سے مراد صرف وہ ضرر یافتہ ہیں "جو ابتلا کے طور پر ضرر یافتہ ہوں نہ سزا کے طور پر۔ لیکن جو لوگ سزا کے طور پر کسی ضرر کے تختہ مشق ہوں وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں ورنہ لازم آتا ہے کہ قوم نوحؑ اور قوم لوطؑ اور قوم فرعون وغیرہ کی دعائیں اس اضطرار کے وقت میں قبول کی جاتیں مگر ایسا نہیں ہوا اور خدا کے ہاتھ نے ان قوموں کو ہلاک کر دیا"۔ (دافع البلاء)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "ایام الصلح" میں یہ تحریر فرماتے ہیں: "خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ پر اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بے قراروں کی دعا سنتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ۔ پھر جب کہ خدا تعالیٰ نے دعا کی قبولیت اپنی ہستی کی علامت ٹھہرائی ہے تو پھر کس طرح کوئی عقل اور حیا والا گمان کر سکتا ہے کہ دعا کرنے پر کوئی آثار صریحہ اجابت کے مترتب نہیں ہوتے اور محض ایک رسمی امر ہے جس میں کچھ بھی روحانیت نہیں۔ میرے خیال میں ہے کہ ایسی بے ادبی کوئی سچے ایمان والا ہرگز نہیں کرے گا جبکہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ جس طرح زمین وآسمان کی صفت پر غور کرنے سے سچا خدا پہچانا جاتا ہے اسی طرح دعا کی قبولیت کو دیکھنے سے خدا تعالیٰ پر یقین آتا ہے"۔

یہ مسئلہ بڑی وضاحت سے سمجھنے کے لائق ہے کہ دنیا میں کائنات پر، اپنے نفس پر، آفاق پر غور کرتے ہوئے خدا کی ہستی کے بہت سے دلائل ملتے ہیں۔ لیکن حق الیقین اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب اللہ بولے۔ آپ کو یقین ہو کوئی شخص گھر میں موجود ہے۔ دروازہ کھٹکھٹاتے رہیں، کھٹکھٹاتے رہیں مگر کوئی آواز نہ آئے تو گمان تو ہوگا کہ وہاں موجود ہے لیکن سو فیصدی یقین حاصل نہیں ہو سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ جب دروازہ کھٹکھٹانے والوں کے جواب میں بولتا ہے اور ان کو خوشخبریاں عطا فرماتا ہے تو پھر ان کا یہ گمان کہ خدا ہے ایک سو فیصد یقین میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

یہ آخری اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک پنجابی مثل کے تعلق میں: "جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا"۔ مجھے یہ یاد پڑتا ہے کہ شاید یہ الہام بھی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لیکن اس وقت قطعیت کے ساتھ میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ "لوگ کہتے ہیں کہ دعا کرو، دعا کرنا مرنا ہوتا ہے"۔ یعنی دعا میں انسان جس زندگی کی تڑپ کرتا ہے وہ موت اختیار کرنے کے بعد ملتی ہے۔ "اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنے ہیں"۔ یہاں الہام کا ذکر نہیں۔ "اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنے ہیں کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے۔ دعا میں ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مر جاتا ہے۔ مثلاً ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پی کر اگر دعویٰ کرے کہ میری پیاس بجھ گئی ہے یا یہ کہ اسے بڑی پیاس تھی (جو بجھی ہے) تو وہ جھوٹا ہے۔ ہاں اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس بات کی تصدیق ہوگی۔ پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے حتی کہ روح گداز ہو کر آستانہ الٰہی پر گر جاتی ہے اور اسی کا نام دعا ہے اور الٰہی سنت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خداوند تعالیٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے اور یا اسے جواب دیتا ہے"۔
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۲۰)

یعنی اسے سمجھا دیتا ہے کہ کیوں یہ دعا قبولیت کے لائق نہیں۔ جواب دیتا ہے کا دوسرا معنی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ زبانی بھی اس کو بتا دیتا ہے۔ محض اس کے دل کا رجحان نہیں ہوتا کہ دعا قبول ہوگئی۔ بلکہ زبانی بھی اللہ تعالیٰ اسے اطلاع دیتا ہے کہ ہاں میرے بندے تیری دعا قبول ہو گئی ہے۔

# ہر بیماری سے شفا ممکن ہے سوائے موت کے موت ایک ایسی تقدیر ہے جو لازماً آنی ہے

## بیماریوں سے شفا، مال میں برکت، حصول رضائے الٰہی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا ایمان افروز تذکرہ

...... خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14 جولائی 2000ء ......

قادیان (ایم ٹی اے) تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورہ البقرہ کی آیت ۱۸۷ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ بیان فرمایا۔ پھر فرمایا کہ دعاؤں کا سلسلہ جو ایک لمبے عرصے سے جاری ہے اب اسمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا مضمون شروع ہوا ہے۔ انڈونیشیا میں اس کا آغاز ہوا تھا اللہ بہتر جانتا ہے کہ کب تک جاری رہے گا۔ کچھ الہامی دعائیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سکھائی گئیں سب سے پہلے اضافہ علم و معرفت کیلئے جو دعائیں ہیں ان میں سے الہامی دعائیں سناتا ہوں۔ فرمایا ۷ جون ۱۹۰۶ء کو یہ دعا الہام ہوئی۔ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْوَارَكَ الْكُلِّیَّةَ کہ اے میرے رب مجھے وہ انوار دکھا جو محیط کل ہوں یہ ترجمہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے دوسری ۱۹۰۶ کے الہامات میں یہ دعا ہے رَبِّ عَلِّمْنِی مَاهُوَ خَیْرٌ عِنْدَكَ اے میرے رب مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے پھر ۲۰ جولائی ۱۹۰۷ء کو یہ دعا الہام ہوئی رَبِّ اَرِنِی حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ کہ اے میرے رب مجھے اشیاء کے حقائق دکھا فرمایا میں یہ دونوں ملا کر پڑھا کرتا ہوں رَبِّ اَرِنِی حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ۔ رَبِّ زِدْنِی عِلْماً فرمایا میں نے تجربہ کیا ہے طلباء کیلئے بھی یہ دونوں اکٹھی پڑھنی بہت مفید ہیں توفیق فہم اور علم کی ~~درخواستیں~~ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا حقیقۃ الوحی میں یہ دعا درج ہے وَمَا تَوْفِیْقِی اِلَّا بِاللّٰهِ رَبَّنَا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ وَهَبْ لَنَامِنْ عِنْدِكَ فَهْمَ دِیْنٍ قَوِیْمٍ وَعَلِّمْنَامِنْ لَّدُنْکَ عِلْمًا۔ ترجمہ سوائے اللہ کی توفیق اور فضل کے مجھے کوئی طاقت نہیں اے ہمارے رب ہمیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرما اور اپنے حضور سے ہمیں راستے کا فہم عطا فرما اور اپنے پاس سے ہمیں خاص علم سمجھا۔ فرمایا سیدھے راستے کی ہدایت اور سیدھے راستے کا فہم یہ دو الگ الگ چیزیں ہیں سیدھے رستے پر چلنا اور بات ہے اور اس کی اونچ نیچ سے واقف ہونا اس کا فہم کہ کیسے رستے پر قدم اٹھانے چاہئیں یہ زائد ساتھ دعا شامل کی گئی ہے اور اپنے پاس سے ہمیں خاص علم سمجھا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے طہارت اور پاکیزگی کے لئے یہ دعا بیان فرمائی۔ رَبِّ اَذْهِبْ عَنِّی الرِّجْسَ وَطَهِّرْنِی تَطْهِیْرًا۔

مصیبت اور بیماری سے نجات کی الہامی دعا بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اندازاً ۱۸۸۰ کی بات ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت قولنج کی حالت میں ۱۶ دن گذر گئے اور یہی بیماری ایک اور شخص کی آٹھویں دن جان لے چکی تھی اسلئے گھر والوں نے مایوس ہو کر آپ پر تین دفعہ سورہ یسین پڑھ دی حضور علیہ السلام فرماتے ہیں جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کیلئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائیں مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی چنانچہ الہام کے مطابق حضورؑ نے دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی تھی ہاتھ ڈال کر یہ کلمات پڑھ کر سینہ دونوں ہاتھ اور منہ پر پھیرے حضورؑ فرماتے ہیں مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ ان کلمات طیبات کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے محسوس کرتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے یہاں تک کہ ۱۶ دن کے بعد بیماری بکلی چھوٹ گئی۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان الفاظ میں اللہ کا شکر کرتے ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے اللہ جو بہت عظیم ہے اے اللہ رحمتیں بھیج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر شفائے مرض کی ایک اور دعا حضور نے بیان فرمائی کہ ایک وبائی بیماری میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے ان ناموں کا ذکر کیا جائے یا حفیظ یا عزیز یا رفیق یعنی اے حفاظت کرنے والے اے عزت والے اور غالب اے دوست اور ساتھی۔

موذی بیماری سے شفا کی دعا بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ۲۷ جنوری کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دائیں رخسار میں ایک آماس سا نمودار ہونے سے بہت تکلیف ہوئی دعا کرنے پر یہ فقرات الہام ہوئے جن کے دم کرنے پر فوراً صحت ہوئی بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الْبَرِّ الْكَرِیْمِ یَا حَفِیْظُ یَا عَزِیْزُ یَا رَفِیْقُ یَا وَلِیُّ اشْفِنِیْ میں اللہ کے نام کے ساتھ مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے اللہ کے نام کے ساتھ جو بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اللہ کے نام کے ساتھ جو احسان کرنے والا اور عزت والا ہے اے حفاظت کرنے والے اے عزت و غلبہ والے اے ساتھی اے دوست مجھے شفا دے۔

مرض سے شفا کی ایک اور دعا بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام کو بیماری کی حالت میں ایک اور دعا الہام ہوئی اِشْفِنِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَارْحَمْنِی کہ اے میرے رب مجھے اپنی طرف سے شفاء عطا فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

مصیبت سے بچنے کی دعا کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ حضورؑ نے رؤیا میں دیکھا کہ آگ دھواں اور چنگاریاں آپ کی طرف آتی ہیں لیکن ضرر نہیں دیتیں اس حال میں آپ یہ دعا پڑھ رہے ہیں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اِنَّ رَبِّی رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اے زندہ اور ہمیشہ قائم و دائم رہنے والی ہستی میں تیری رحمت سے مدد چاہتا ہوں یقیناً میرا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جو بیماری سے شفا کے متعلق دعائیں بتلائی گئی ہیں یاد رکھیں ہر بیماری سے شفا ممکن ہے سوائے موت کے فرمایا کہ یہ خیال کرنا کہ ہم دعا سے موت کو ٹال دیں گے یہ بالکل جھوٹ ہے وہم ہے محض۔ موت ایک ایسی تقدیر ہے جو لازماً آنی ہے اور وہ انسان کو حقیقی انکساری اور اللہ کے خوف کا سبق دیتی ہے۔

فرمایا جب بھی اللہ کوئی مال عطا فرمائے تو ضرور اس میں برکت کی دعا کرنی چاہئے ورنہ کثیر مال بھی بغیر برکت کے یونہی ہاتھوں سے نکل جاتا ہے اور ضائع ہو جاتا ہے خود ضائع نہ کرے انسان تو اولاد ضائع کر دیتی ہے اسلئے ہمیشہ مال خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ ہو جب بھی اللہ عطا فرمائے اس میں برکت کی دعا کرنی چاہئے حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی براہین احمدیہ جلد چہارم صفحہ ۵۲۰ حاشیہ سے برکت کے متعلق یہ الہامی دعا بیان فرمائی کہ رَبِّ اجْعَلْنِی مُبَارَکًا حَیْثُ مَا کُنْتُ اے میرے رب مجھے ایسا مبارک کر کہ ہر جگہ جہاں میں بود و باش کروں برکت میرے ساتھ رہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے بعض ورد اور دعاؤں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا حضورؑ نے اس بات کو پسند نہیں کیا کہ نماز میں دعا نہ کی جائے اور سلام پھیر کر دعا کی جائے۔ تو یہی دستور ہے لیکن نماز کے بعد چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے دعائیں کی جاتی ہیں اور کرنی چاہئیں تو حضرت مسیح موعودؑ کی یہی مراد معلوم ہوتی ہے کہ محض نماز کی دعا پر انحصار نہ کریں بلکہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے ہمیشہ دعائیں کرتے رہیں۔ فرمایا اسم اعظم کے متعلق میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا کہ مختلف اسمائے اعظم بیان ہوئے ہیں ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سکھایا گیا وہ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِی وَانْصُرْنِی وَارْحَمْنِی اے میرے رب ہر ایک چیز تیری خادم ہے اے میرے رب پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور میری حفاظت فرما حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس تعلق میں ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضورؑ کے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہیں اور جو انہیں پڑھے گا ہر ایک آفت سے نجات ہو گی۔

اس کے بعد حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنے بعض صحابہ کو جو رکوع سجود میں بار بار کرنے کے لئے کچھ دعائیں سکھائیں کا تذکرہ فرمایا اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے درود شریف کے متعلق فرمایا کہ اگر اس کی دلی ذوق اور محبت سے مداومت کی جائے تو زیارت رسول کریم ﷺ ہو جاتی ہے اور تنویر باطن اور استقامت دین کیلئے بہت مؤثر ہے۔ فرمایا زیارت پر بندے کا اپنا اختیار نہیں ہے یاد رکھیں یہ دعا کرتے جائیں مداومت کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ جب بھی احسان فرمائے گا زیارت ہو جائے گی۔ اسی طرح حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا درود اور اس کا ترجمہ بیان فرمایا۔ علاوہ ازیں تنہائی میں معیت مولیٰ اور رضائے باری کے حصول کیلئے رمضان سے محرومی، عرفات کے میدان میں پڑھی جانے والی دعا کے علاوہ حضور علیہ السلام کی متعدد انفرادی و اجتماعی دعائیں بیان فرمائیں۔

## درخواست دُعا

مکرم عزیز احمد صاحب اسلم مبلغ سلسلہ جن کا گذشتہ سال نیپال میں ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا اور دماغی چوٹ لگی تھی اب اللہ کے فضل سے صحتیاب ہو چکے ہیں موصوف نیپال کے ان تمام احمدی احباب و خواتین جنہوں نے اُس وقت ان کا بہت تعاون کیا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جملہ احباب جماعت سے دوبارہ مقبول خدمت دین کی توفیق پانے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔ (کلیم احمد کارکن دفتر بدر)

☆۔ مورخہ 15.3.2000 کو لون کے نئے منتخب شدہ سرپنچ صاحب مع ممبران پنچایت احمدیہ مسجد میں تشریف لائے اور احباب جماعت کے بھرپور تعاون کا شکریہ ادا کیا جماعت کی طرف سے تواضع کا انتظام کیا گیا۔ محترم سرپنچ صاحب نے مسجد کیلئے دو پنکھے تحفۃً دیئے ہیں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا کرے۔ (منیر احمد خان مبلغ سلسلہ لون)

☆۔ عزیزم محمد ظہیر الدین ابن مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب مرحوم چنتہ کنٹہ ایک کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہاتھ اور پیروں کی ہڈی ٹوٹنے سے پلاسٹر کیا گیا ہے خدا کے فضل اور بزرگوں کی دُعاؤں سے صحت معجزانہ طور پر ٹھیک ہے احباب جماعت سے مکمل شفایابی کی عاجزانہ درخواست دُعا ہے۔

(مبارکہ عزیز بنت سیٹھ محمد معین الدین صاحب مرحوم)

بقیہ رپورٹ: دورہ انڈونیشیا از صفحہ نمبر ۲

تعداد بھی دو ہزار کے لگ بھگ تھی۔

ساڑھے چھ بجے نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔ بعد میں مجلس عرفان ہوئی جو رات ۹ بجے تک جاری رہی۔ رات قیام مانسلور میں تھا۔

**۲۶/جون بروز سوموار:** صبح پونے پانچ بجے حضور انور نے نماز فجر پڑھائی۔ نماز پر حاضری تین ہزار کے قریب تھی۔ صبح آٹھ بجے مانسلور سے تاسک ملایا کے لئے روانگی ہوئی۔ راستہ میں حضور انور Ciamis کے مقام پر بیس منٹ کے لئے رکے۔ ساڑھے دس بجے تاسک ملایا آمد ہوئی۔ حضور انور نے موجود احباب سے مصافحہ کیا۔ پھر خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ بچوں نے احمدیت کا ترانہ گایا۔ حضور انور نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور تمام بچوں میں چاکلیٹ تقسیم کیں اور فرمایا میں آپ سب کے لئے قدم قدم پر دعائیں کر رہا ہوں۔ میں آپ سے بہت خوش ہوں۔ اللہ آپ کو بے انتہا فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔

☆......اجتماعی دعا کے بعد تاسک ملایا سے روانگی ہوئی اور گیارہ بجے کے قریب حضور Singaparna کے مقام پر پہنچے جہاں احباب جماعت پہلے سے صف آراء تھے۔ حضور نے سب سے مصافحہ کیا اور عورتوں کو شرف زیارت عطا فرمایا۔

حضور انور مسجد مبارک کے محراب میں تشریف لے گئے۔ یہ مسجد ۱۹۳۹ء میں حضرت مولانا رحمت علی صاحب نے بنوائی تھی۔ حضور انور نے مسجد کے محراب میں کھڑے ہو کر پر سوز دعا کی سب حاضرین دعا میں شامل ہوئے۔ دعا سے قبل حضور نے فرمایا کہ اس دعا میں ان شہداء احمدیت کو بھی شامل کریں جو اس علاقہ میں شہید ہوئے۔ (ان شہداء کا ذکر حضور انور نے شہداء کے متعلق خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا)۔ دعا کے بعد Wanasigara کے لئے روانگی ہوئی۔ سوا بارہ بجے وہاں آمد ہوئی۔ یہاں بھی چار ہزار سے زائد احباب جماعت نے حضور انور کا پر جوش استقبال کیا اور بچیوں نے نغمے گائے۔ بڑا ایمان افروز منظر تھا۔ حضور نے رک کر یہ ترانے سنے، بچوں کو پیار کیا اور دعائیں دیں۔

☆......Wanasiga کے مقام پر ارد گرد کے دس دیہات کے احمدی موجود تھے۔ یہ سارے کا سارا علاقہ خدا کے فضل سے احمدی ہے۔ جس طرف بھی رخ کریں احمدی ہی احمدی ہیں۔ بازار، دوکانیں، گلیاں، مکان، ہزاروں ایکڑ رقبے پر پھیلے ہوئے کھیت، باغات، پہاڑیاں سب کچھ احمدیوں کا ہے اور احمدی بھی وہ جو اپنے اخلاص، محبت اور ایمان میں ایک مثال ہیں، جنہیں دیکھ کر رشک آتا ہے۔ جب حضور کے چہرہ پر نظر پڑتی ہے تو دیکھتے ہیں، روتے ہیں، ہاتھ ہلاتے ہیں، سلام کرتے ہیں اور روتے جاتے ہیں۔ مرد کیا، عورتیں کیا سبھی کا ایک ہی حال ہے۔ اس علاقہ میں جماعتیں ۱۹۴۰ء سے قائم ہیں۔ مولانا عبد الواحد صاحب اس علاقہ میں پہلے مبلغ تھے۔

☆......چار بجے حضور انور نے "الواحد سیکنڈری ہائی سکول" جس کی تعمیر عنقریب شروع ہونی ہے کی بنیادی اینٹ پر دعا کی اور جو تختی نصب ہونی ہے اس پر اپنا نام لکھا اور دستخط کئے۔ ایک مسجد کی تختی پر بھی حضور انور نے اپنا نام لکھا۔ یہ تختی نئی تعمیر شدہ ایک مسجد میں نصب کی جائے گی۔

☆......اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے ریشم تیار کرنے والی ایک فیکٹری کے ایک حصہ کا معائنہ فرمایا۔ اس میں ریشم کے کیڑے سے لے کر کپڑا تیار ہونے تک کا سارا Process دکھایا گیا اور تمام Process میں جو مشینری استعمال ہوتی ہے وہ ہمارے ایک احمدی انجینئر نے از خود تیار کی ہے اور خود ہی ڈیزائن کی ہے۔ اس کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

☆......نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے تمام مرد احباب سے مصافحہ کیا جن کی تعداد دو ہزار سے زائد تھی اور بچوں کو پیار کیا۔ مردوں سے مصافحہ کے بعد جب حضور انور مسجد سے باہر نکلے تو آگے سڑک کے دونوں اطراف بچیوں کی قطاریں تھیں اور وہ نہایت پیاری آواز میں گیت گا رہی تھیں۔ حضور انور آہستہ آہستہ ان کے درمیان چلتے رہے۔ کبھی دائیں طرف جاتے اور بچیوں کو پیار کرتے اور کبھی بائیں طرف جا کر بچیوں کو پیار کرتے، ان کے سروں پر ہاتھ رکھتے۔ سینکڑوں کی تعداد میں ایک ہی طرز کے لباس میں ملبوس یہ بچیاں استقبالیہ گیت گا رہی تھیں۔ سب کی نظریں جھکی ہوئی تھیں اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ ننھی منی معصوم بچیاں جن کی عمریں پانچ چھ سال ہوں گی وہ بھی حضور انور کا ہاتھ پکڑ کر چومتیں اور روتی تھیں۔

مانسلور کے مقام پر تعمیر شدہ جماعت احمدیہ کی ایک اور خوبصورت مسجد۔ مسجد البرکہ

☆......اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ لجنہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں دو ہزار کے لگ بھگ خواتین اپنے آقا کے دیدار کے لئے بیتاب تھیں۔ حضور انور نے ان کو بہت دعائیں دیں اور فرمایا کہ میں آپ سے بہت خوش ہوں۔ آپ کے ڈسپلن نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ بچوں اور بچیوں نے حیرت انگیز ڈسپلن دکھایا ہے۔ اتنا بڑا مجمع ہے اور ذرا بھی شور نہیں اور کوئی آواز نہیں۔

☆......شام چھ بجے کے قریب اجتماعی دعا کے بعد حضور انور Garut کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی کے وقت کا پُر رقت جذباتی منظر ناقابل بیان ہے۔ رات ساڑھے سات بجے Garut شہر آمد ہوئی اور ایک ہوٹل میں قیام فرمایا۔

**۲۷/جون بروز منگل:** صبح پونے پانچ بجے نماز فجر حضور انور نے مسجد محمود میں پڑھائی۔ ہوٹل سے اس کا فاصلہ سات کلومیٹر تھا۔ انڈونیشیا میں یہ سب سے پہلی احمدیہ مسجد ہے جو حضرت مولوی رحمت علی صاحب مرحوم نے ۱۹۳۷ء میں تعمیر کروائی تھی۔

☆......صبح دس بجے بنڈوگ (Bandug) کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور انور نے میزبان فیملیز کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔ ڈیوٹی والے خدام سے مصافحہ فرمایا اور گروپ فوٹو ہوا۔ پونے بارہ بجے بنڈوگ آمد ہوئی۔ یہاں پر ساڑھے چار ہزار کے قریب احباب جماعت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور نے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے اور ان کے ساتھ مختصر مجلس سوال و جواب ہوئی۔ ڈیڑھ بجے نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں

☆......چار بجے حضور انور مولانا عبد الواحد صاحب مرحوم کے مکان پر کچھ دیر کے لئے تشریف لے گئے۔ مولانا عبد الواحد صاحب پہلے انڈونیشین مبلغ تھے۔ ساڑھے چار بجے سے چھ بجے تک فیملی ملاقاتیں ہوئیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مجلس عرفان ہوئی جو رات ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔

**۲۸/جون بروز بدھ:** صبح پونے پانچ بجے نماز فجر مسجد مبارک بانڈونگ میں ادا کی گئیں۔ ساڑھے پانچ بجے بانڈونگ سے واپس جکارتہ کے لئے روانگی ہوئی۔ راستہ میں ایک پر فضا مقام پر نصف گھنٹہ کے لئے رکے۔ ایک ہوٹل میں ناشتے کا انتظام تھا۔ ساڑھے نو بجے جکارتہ پہنچے۔

☆......ساڑھے دس بجے صدارتی محل کے لئے روانگی ہوئی جہاں صدر مملکت انڈونیشیا سے ملاقات کا پروگرام تھا۔ دو بجے محل میں پہنچے اور بیس منٹ تک صدر مملکت انڈونیشیا سے ملاقات ہوئی۔ یہ ملاقات بہت اچھے ماحول میں ہوئی۔ الحمد للہ۔ ملاقات کے بعد صدارتی محل کے پریس روم میں پریس کانفرنس ہوئی جہاں حضور انور نے پریس کے نمائندوں کے سوالات کے جوابات دئے۔ پریس کانفرنس سے فارغ ہو کر حضور انور جکارتہ کی سنٹرل مسجد الھدایۃ تشریف لے گئے جہاں نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔ اس وقت حاضری ساڑھے تین ہزار تھی۔ تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین کے ساتھ مجلس سوال و جواب ہوئی۔ سات بجے نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد واپسی ہوئی۔

**۲۹/جون بروز جمعرات:** صبح ساڑھے آٹھ بجے ریجنٹ ہوٹل کے لئے روانگی ہوئی اور نو بجے ہوٹل پہنچے۔ یہاں "Indonesian Muslim Intellectuals Dialogue" کے تحت ایک پروگرام میں حضور ایدہ اللہ کا خطاب تھا۔ پروگرام کی صدارت پروفیسر دوام نے کی۔ حضور انور نے "Islam & the Prospect of Muslims Revival: Considering Existential Problems in the 21st Century" کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ بعدہ سوالات کا موقع دیا گیا۔ یہ پروگرام پونے بارہ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد واپسی ہوئی۔

☆......ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ جماعت کے مرکز پارنگ کے لئے روانہ ہوئے جہاں جماعت کا سالانہ جلسہ ۳۰/جون بروز جمعۃ المبارک سے شروع ہو رہا ہے۔ پانچ بجے مرکز پہنچے۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔

☆......معائنہ کے بعد حضور انور نے پہلے مجلس خدام الاحمدیہ کے ہال کا سنگ بنیاد رکھا اور اس کے بعد مجلس انصار اللہ کے ہال کا سنگ بنیاد رکھا۔ پھر نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔ ☆

بشکریہ الفضل لندن


ESTD:1898

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS

NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT

BANGALORE - 560002 INDIA

☎: 6700558 FAX: 6705494

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔

☎ دوکان: 0092-4524-212515

رہائش: 0092-4524-212300

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

# صوبہ راجستھان کی تبلیغی ڈائری

مورخہ ۲۰۰۰-۴-۲۰ کو محترم ایڈیشنل ناظم صاحب وقفِ جدید بیرون و محترم نگران صاحب دعوت الی اللہ راجستھان، راجستھان میں ہونے والے کام کا جائزہ لینے اور اس مہم کو تیز کرنے کیلئے بیاور تشریف لائے جہاں ان کا جماعتی روایات کے مطابق استقبال کیا گیا۔ ۲۰۰۰-۴-۲۲ کو محترم ایڈیشنل ناظم صاحب وقفِ جدید بیرون نے تھلکاباڑیہ اور شیو پورہ جماعتوں کا دورہ کیا۔ مبلغین و معلمین دورہ میں آپ کے ہمراہ رہے۔ اُسی روز دوسری ایک جماعت مبرا نپٹا خودو میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ بھی رکھا گیا۔

چنانچہ رات کو محترم ایڈیشنل ناظم صاحب وقفِ جدید بیرون کی زیر صدارت جلسے کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی رئیس الدین صاحب مبلغ مکرم میر عبدالحفیظ صاحب مبلغ اور مکرم محمد حسین صاحب کاٹھات جنرل سیکرٹری راجستھان نے تقاریر کیں مکرم محمد حسین صاحب کی تقریر کے بعد محترم صدر صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا جس میں موصوف نے نومبائعین کرام کو بڑے احسن رنگ میں جماعت احمدیہ کی غرض و غایت کے بارہ میں بتایا جس کو لوگوں نے بہت پسند کیا۔ بعد خطاب دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

۲۰۰۰-۴-۲۳ کو محترم ایڈیشنل ناظم صاحب وقفِ جدید بیرون اور مکرم نگران صاحب دعوت الی اللہ راجستھان نے شہر کے معززین سے ملاقات کی مکرم محمد حسین صاحب کاٹھات جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راجستھان کے علاوہ مبلغین و معلمین بھی ہمراہ تھے۔ اسی روز شام کو جماعت احمدیہ شیو پورہ نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک جلسے کا انتظام کیا۔

چنانچہ تلاوت قرآن کریم اور نعت خوانی کے بعد مکرم محمد حسین صاحب کاٹھات جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راجستھان نے اپنی زبان میں تقریر فرمائی۔ موصوف نے اپنی تقریر کے دوران فرمایا کہ لوگوں کو چاہئے کہ وہ سچائی کو سمجھیں جھوٹ فریب کے پیچھے نہ دوڑیں۔ لوگوں پر ان کی تقریر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ موصوف کی تقریر کے بعد پاس کے گاؤں دیوہی کاکھیڑا کے مکرم ظفر وجی کاٹھات جو کہ ایک سلجھے ہوئے پڑھے لکھے انسان ہیں حال ہی میں Navi سے ریٹائر ہو کر آئے ہیں نے تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے بہت ساری جماعتوں کو بھی دیکھا پرکھا۔ مجھے اگر کوئی اچھی جماعت لگی تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو استقامت عطا کرے۔

مکرم ظفر کاٹھات کی تقریر کے بعد صدارتی خطاب ہوا محترم ایڈیشنل ناظم صاحب وقفِ جدید بیرون نے بہت ہی موثر انداز میں لوگوں کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے "اخلاق حسنہ" کے بارہ میں تقریر فرمائی۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ایمان افروز واقعات سنائے۔ آپ کی تقریر کے بعد جمائی دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

۲۰۰۰-۴-۲۴ کو بیاور سے روانہ ہوتے ہوئے راستے میں بعض سینٹروں کا محترم ایڈیشنل ناظم صاحب وقفِ جدید بیرون نے جائزہ لیا۔ جائزے کے بعد رات رابوستی پہنچے جہاں ایک جلسہ کا انعقاد ہونا تھا۔ چنانچہ جلسہ اپنے وقت کے مطابق تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا نعت خوانی کے بعد محترم مولوی رئیس الدین صاحب نے تقریر کی اُن کی تقریر کے بعد مکرم محمد حسین صاحب کاٹھات نے اپنی زبان میں تقریر کی۔ بعدہ محترم ایڈیشنل ناظم صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پر تقریر فرمائی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

۲۰۰۰-۴-۲۵ کو صبح ۸ بجے اجمیر شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ اجمیر میں چند احمدی احباب کے مدعو کرنے پر اُن کے گھروں پر ملاقات کیلئے محترم موصوف تشریف لے گئے۔ اُس کے بعد درگاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے مزار پر دُعا کی گئی۔ چونکہ اسی رات کشن گڑھ میں جلسہ رکھا ہوا تھا۔ قافلہ چند دوستوں پر مشتمل کشن گڑھ کیلئے روانہ ہوا شام ۶ بجے قافلہ کشن گڑھ کی احمدیہ مسجد میں وارد ہوا۔ نماز مغرب اور عشاء کے بعد ٹھیک وقت پر جلسے کی کارروائی زیر صدارت محترم ناظم صاحب موصوف شروع ہوئی۔ تلاوت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ خاکسار نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم نگران صاحب دعوت الی اللہ راجستھان نے تقریر فرمائی۔

اس کے بعد ایڈیشنل ناظم صاحب وقفِ جدید بیرون کی تقریر ہوئی۔ جس میں آپ نے مختلف اختلافی مسائل کی وضاحت کی کہ جماعت احمدیہ دوسروں سے کیسے الگ ہے۔ آخر پر خاکسار نے نعت پڑھی۔ رات ۱۰ بجے جلسہ ختم ہوا۔ ۲۰۰۰-۴-۲۶ کو محترم ایڈیشنل ناظم صاحب وقفِ جدید بیرون محترم نگران صاحب دعوت الی اللہ راجستھان خاکسار عطاء اللہ نصرت مبلغ سلسلہ مکرم مولوی عبدالحفیظ صاحب مبلغ سلسلہ دھول پور کیلئے روانہ ہوئے پوری رات سفر کرنے کے بعد صبح دھول پور مشن پہنچے۔

۲۰۰۰-۴-۲۷ کو قریب کی جماعت کریم پور سے چند احمدی احباب ملاقات کی غرض سے تشریف لائے۔ دوسرے روز جمعہ کے بعد محترم ایڈیشنل ناظم صاحب قادیان کیلئے روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ (عطاء اللہ نصرت مبلغ سلسلہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

**اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً**

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

# جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۵، جون 2000 کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ چک ایمرچھ میں جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت مکرم امیر اللہ خان صاحب صدر جماعت منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت اور مکرم خالد محمود صاحب قریشی سیکرٹری تحریک جدید کی نظم خوانی کے بعد مکرم میر شکیل احمد صاحب وقف نو راجہ جمیل احمد صاحب صادق متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان اور خاکسار نے تقریر کی دوران جلسہ عزیز ہارون رشید عزیز سجاد احمد خان نے نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب کے و دُعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔ (سید امداد علی معلم سلسلہ احمدیہ یاری پورہ زون کشمیر)

# اعلان نکاح

عزیزہ امۃ الحمید بنت مکرم منصور احمد فضل صاحب بیدر کرناٹک کا نکاح عزیزم وسیم احمد ابن مکرم شبیر علی صاحب ساکن حیدر آباد کے ساتھ مبلغ -/15000 روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد مصلح الدین سعدی صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر نے مورخہ 2.6.2000 کو بیدر میں پڑھا۔

احباب سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/50 روپے۔ (انچارج شعبہ رشتہ وناطہ قادیان)

☆۔ عزیزہ عطیۃ العلیم بنت محترم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب مرحوم آف سکندر آباد جو حضرت بھائی عبد اللہ الہ دین صاحب کی پوتی ہیں کا نکاح ہمراہ عزیز عمران صدیق صاحب ابن مکرم یوسف صدیق صاحب آف بحرین بعوض حق مہر مبلغ ایک لاکھ چھیاسٹھ ہزار چھ صد چھیاسٹھ روپے (انڈین کرنسی) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ 11.6.2000 کو مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے مبارک ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/200 روپے۔ (داؤد احمد الہ دین سکندر آباد)

# منقولات

## ہندوستان ایران گیس پائپ لائن ...... راستے میں اُلجھنیں حائل

دبئی، ۱۱ جون (یو این آئی) پاکستان کے فوجی حکمران جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ان کے ملک نے تین ملکوں یعنی ایران، پاکستان اور ہندوستان کی مجوزہ گیس پائپ لائن بچھانے کی منظوری دے دی ہے۔ جنرل مشرف علاقائی اقتصادی سربراہ کانفرنس میں شرکت کیلئے تہران گئے ہوئے ہیں۔ ایران کی خبر رساں ایجنسی نے ان کا بیان شائع کیا ہے جس میں انہوں نے کہا کہ پاکستان نے ایران کے گیس کو ہندوستانی برصغیر منتقل کرنے کیلئے حال ہی میں ایک سمجھوتہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ بھارت اور ایران نے اس پروجیکٹ کے تکنیکی پہلوؤں پر بات چیت کی تھی۔ اس پروجیکٹ کے تحت ایران کا قدرتی گیس ہندوستان میں آجائے گا۔ لیکن ہندوستان نے اس پر پائپ لائن کے پاکستان سے گزرنے پر اپنے شکوک و شبہات کا اظہار کیا تھا۔

بھارت کے وزیر خارجہ جسونت سنگھ مئی کے مہینہ میں ہندو ایران مشترکہ اقتصادی کمیشن کی میٹنگ میں شرکت کرنے کیلئے تہران گئے تھے تو انہوں نے ایرانی قیادت کو ہندوستان کے شکوک اور شبہات سے پوری طرح آگاہ کر دیا تھا۔ مسٹر جسونت سنگھ نے کہا تھا کہ مجوزہ پائپ لائن کی سلامتی اور حفاظت بہت ضروری ہے۔ کیونکہ صرف اسی صورت میں گیس کی مسلسل سپلائی جاری رہ سکتی ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ کسی بھی ملک کو یہ حق نہ ہونا چاہئے کہ وہ یک طرفہ طور پر اپنی مرضی سے گیس کی سپلائی بند کر دے۔ انہوں نے کہا تھا کہ جب تک بنیادی اصول طے نہیں ہو جاتے ہندوستان اس مجوزہ پائپ لائن کے پروجیکٹ کو منظور نہیں کر سکتا۔

## کھدائی کے دوران ۵۰۰ سال پرانی جین مورتیاں ملیں

بہار کے گری ڈی ضلع کے تحت مدھوبن میں موجود مشہور جین مندر شری سچید شکھر کے پیچھے والے حصہ سے کھدائی کے دوران ۱۹ جین مورتیاں ملی ہیں۔ موصولہ جانکاری کے مطابق یہ مورتیاں ۵۰۰ سال پرانی ہیں۔ ان مورتیوں کے ملنے سے جین سماج میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے کیونکہ ان کے نزدیک یہ مورتیاں نہایت مقدس ہیں۔ اُن کا مطالبہ ہے کہ یہ مورتیاں جین سماج کو سونپی جائیں۔ (نو بھارت ٹائمز ۲۰۰۰-۶-۱۱)

## پاکستان کو سنی اسٹیٹ بنانے کا مطالبہ

سنیوں کی سپہ صحابہ نے محرم کی پہلی تاریخ کو تمام پاکستان میں سرکار کے خلاف مظاہرہ کیا۔ شیعہ لیڈروں کا کہنا ہے کہ یہی گروہ شیعوں کے قتلوں کے لئے ذمہ دار ہیں۔ تمام سنی دھڑے مل کر مانگ کر رہے ہیں کہ پاکستان کو سنی سٹیٹ قرار دیا جائے۔ اس دوران جہاں پاکستان میں شیعوں پر حملے کی وجہ سے خانہ جنگی جیسی حالت پیدا ہو گئی ہے اور مسجدوں میں فوج کی پناہ میں نماز ادا کی جاتی ہے۔ علامہ ساجد نقوی اور دوسرے شیعہ لیڈروں کو قتل کی دھمکیاں مل رہی ہیں یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ قتل کیلئے سنی نوجوانوں کو طالبان کے کیمپوں میں اور پاکستان میں اسلامی مدرسوں میں تربیت دی جارہی ہے۔ (ہند سماچار ۲۰۰۰-۴-۱۹)

# مجلس انصار اللہ کے تیئیسویں سالانہ اجتماع سے متعلق

## ضروری ہدایات

جملہ اراکین مجلس انصار اللہ بھارت وعہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ جیسا کہ قبل ازیں اخبار بدر میں شائع شدہ اعلان کے ذریعہ آپ کو علم ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے امسال مجلس انصار اللہ بھارت کا تیئیسواں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۳، ۲۴ ستمبر ۲۰۰۰ء بروز ہفتہ اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ۔

واضح رہے کہ ہمارا اجتماع خالصۃً مذہبی اور روحانی اجتماع ہے جس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل ہدایات ضروری ہیں۔ نوٹ فرمالیں اس کے مطابق ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

۱۔ جملہ ناظمین علاقائی اور زعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو شریک کرنے کیلئے ابھی سے خاص کوشش فرمائیں۔ اور آنے والے نمائندگان کی معین تعداد سے مطلع کریں تاکہ اُن کے قیام اور طعام کا انتظام کیا جاسکے۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے تاکیدی ارشاد ہیں کہ "مجالس کی سوفیصدی نمائندگی ہونی چاہئے"۔

۲۔ مرکزی سالانہ اجتماع میں ناظمین علاقائی اور زعماء کرام کی شرکت ضروری ہے۔ بامر مجبوری اگر آپ کی شرکت ممکن نہ ہو تو اپنا قائم مقام اپنی تصدیقی چٹھی کے ساتھ ضرور بھجوائیں۔

۳۔ سالانہ اجتماع میں بیرونی مجالس کے علاقائی اور مقامی عہدیداران کو بھی تقریر کا موقع دیا جاتا ہے۔ جس کیلئے اپنی تبلیغی اور تربیتی مساعی کا خلاصہ بطور خاص نوٹ کر کے ہمراہ لائیں۔

۴۔ دفتر انصار اللہ بھارت کی طرف سے اجتماع کے موقعہ پر پیش کی جانے والی سالانہ رپورٹ کارگزاری چونکہ دوران سال مجالس کی طرف سے موصولہ ماہانہ اور سالانہ رپورٹ ہائے کارگزاری کی روشنی میں مرتب کی جاتی ہے اس لئے جملہ ناظمین علاقہ اور زعماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ دوران سال اپنی اور اپنے حلقہ کی مجالس کی کاروائی پر مشتمل مجموعی سالانہ رپورٹ صاف صاف مرتب کر کے یکم ستمبر ۲۰۰۰ء تک دفتر انصار اللہ بھارت قادیان کو پہنچادیں تاکہ آپ کی رپورٹ کارگزاری دفتر مرکزیہ کی طرف سے اجتماع میں پیش کئے جانے کے علاوہ شائع بھی کی جاسکے۔

۵۔ مجالس انصار اللہ بھارت میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے گزشتہ آٹھ سال سے باقاعدہ ایک سب کمیٹی موازنہ مجالس تشکیل دی جاتی ہے۔ جو ہر مجلس کی سال بھر کی کارکردگی کا جائزہ لے کر اول، دوم، سوم قرار پانے والی مجالس کے ناموں کی سفارش کرتی ہے۔ امسال بھی سب کمیٹی موازنہ مجالس کی مساعی بسلسلہ دعوت الی اللہ، مجالس کے چندہ جات کی سوفیصدی وصولی۔ امتحان دینی نصاب میں شمولیت کی نسبت۔ ماہانہ کارگزاری کی باقاعدہ ترسیل، فارم تجنید و تشخیص بجٹ کی بروقت تکمیل۔ تعمیر ایوان انصار کے عطایا میں معیاری اور نمایاں حصہ۔ گزشتہ سالانہ اجتماع میں مناسب نمائندگی اور مقامی اجتماع کا انعقاد وغیرہ کا جائزہ لے گی۔ ضروری تفصیل کیلئے لائحہ عمل اور معیار موازنہ مجالس ۲۰۰۰ء کو ضرور ملحوظ رکھیں۔

۶۔ اسی طرح امسال گزشتہ سال کی طرح درج ذیل عنوان پر سیمینار منعقد ہوگا۔ سیمینار کا موضوع ہوگا۔ تربیت نو مبائعین اور مجالس انصار اللہ۔

۷۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات کے پروگرام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۸۔ دور دراز کے علاقوں سے تشریف لانے والے احباب اپنی واپسی ریزرویشن کیلئے دفتر انصار اللہ کو قبل از وقت اطلاع دیں۔

۹۔ ۳۱ اگست تک چندہ انصار اللہ کے ۸ ماہ کے چندہ کی رقم سوفیصدی وصول ہونی چاہئے۔ زعماء کرام وصول شدہ رقم کی ترسیل کا جلد انتظام فرمادیں۔

۱۰۔ کوشش کی جائے کہ اس اجتماع میں ہر مجلس سے نو مبائعین کی شمولیت بھی ہو۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے اس روحانی اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب کرے جملہ شرکاء اجتماع کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور انہیں اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

**نوٹ:-** لائحہ عمل کے مطابق اجتماع انصار اللہ کے موقع پر اطفال الاحمدیہ بھارت کا دینی نصاب کا جو امتحان لیا جاتا ہے وہ امسال سے اطفال الاحمدیہ بھارت کے اجتماع کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر انتظام لیا جائے گا اور انعامات مجلس انصار اللہ بھارت کی طرف سے دیے جائیں گے۔

## سالانہ اجتماع انصار اللہ بھارت کے علمی / دینی / ورزشی مقابلہ جات

۲۳، ۲۴ ستمبر بروز ہفتہ، اتوار ۲۰۰۰ء

### علمی مقابلہ جات:

۱۔ مقابلہ حسن قرأت (وقت ۳ منٹ) عم پارہ کی آخری پانچ سورتیں۔ الماعون، الکوثر، الکافرون، نصر، لہب۔

۲۔ نظم خوانی (وقت ۳ منٹ)

۳۔ تقریر (وقت ۵ منٹ)

### عنوان: مقابلہ تقاریر

(۱) سیرت آنحضرت ﷺ مخلوق خدا سے محبت۔ (۲) سیرت حضرت مسیح موعود جذبہ مہمان نوازی۔ (۳) خلافت رابعہ کی برکات۔ (۴) پابندی نماز (۵) میرا دعوت الی اللہ کا تجربہ۔

**نوٹ:-** ☆- تقاریر معیار اول میں مبلغین، معلمین اور گریجوئٹ شامل ہوں گے۔

☆- تقاریر معیار دوم میں بقیہ انصار شامل ہوں گے۔ ہر دو گروپ کے عناوین مشترکہ ہیں۔

### ورزشی مقابلہ جات:

(۱) رسہ کشی۔ (۲) دوڑ ۱۰۰ میٹر۔ (۳) والی بال۔

صف اول کے انصار کی بھی دلچسپ کھیلیں ہوں گی۔

**نوٹ:-** (۱) نمبر ۱ اور ۳ نمبر کی کھیلوں کیلئے کھلاڑیوں کی ٹیمیں سیٹ کر کے اپنے ہمراہ لائیں۔

(۲) تقاریر اردو اور انگریزی زبان میں کی جاسکیں گی۔

(۳) زعماء مجالس علمی مقابلہ جات اور ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لینے والے انصار کے نام یکم ستمبر ۲۰۰۰ء تک بھجوادیں۔

(۴) علمی مقابلہ جات میں ججز اور ورزشی مقابلہ جات میں ریفری کا فیصلہ آخری ہوگا۔

(۵) مقابلہ جات میں وقت اور ڈسپلن کی پابندی کا خاص خیال رکھیں۔

(صدر کمیٹی سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت)

## صنعتی نمائش بر موقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کی اجازت و منظوری سے پہلی مرتبہ صنعت و حرفت کی نمائش لگائی جا رہی ہے۔ قبل ازیں سالانہ اجتماع کے سرکلر کے ذریعہ اس کے بارے میں مجالس کو اطلاع دے دی گئی تھی۔ یہ نمائش انشاء اللہ اجتماع کے ایام میں لگائی جائیگی۔ جس میں ہر ٹریڈ کے احباب اپنے اپنے صنعتی نمونے و ماڈل پیش کر سکتے ہیں۔ اس میں شریک ہونے کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔ طلباء بھی اپنی دستکاری کی چیزیں پیش کر سکتے ہیں۔

اول، دوم، وسوم آنے والوں کو Cash Award دیے جائینگے۔ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں تمام احباب و خدام کو پرزور تحریک کریں۔ اور صاحبان صنعت و حرفت کو اس میں حصہ لینے کی بھرپور ترغیب دلائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

حصہ لینے والے تمام افراد سے درخواست ہے کہ کم از کم دس روز قبل دفتر کو اپنی شمولیت کی اطلاع بھجوائیں تاکہ اس کے مطابق مناسب انتظام کیا جاسکے۔ یہ سرکلر اجلاس عامہ میں پیش کریں۔ کوئی بھی خادم اس پروگرام سے بے خبر نہ رہے۔

نوٹ: اس سلسلہ میں مزید معلومات کی ضرورت ہو تو مکرم بشیر الشمس صاحب منتظم صنعتی نمائش قادیان سے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔

صدر اجتماع کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

# قرارداد تعزیت بروفات محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب

زیر ریزولیوشن صدر انجمن احمدیہ قادیان 123غ م/22 6.2k

رپورٹ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کہ ربوہ سے بذریعہ فون یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کے داماد محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب پسر محترم علی احمد صاحب بھاگلپوری مورخہ 17 جون 2000 کی شام کو رحلت فرماگئے ہیں۔ اناللہ واناالیہ راجعون حضرت مصلح موعودؓ نے 22 مارچ 1940 کو آپ کا نکاح اپنی بیٹی محترمہ امۃ الرشید صاحبہ سے پڑھا تھا جو حضرت سیدہ امۃ الحیؓ صاحبہ مرحومہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے بطن سے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی نواسی ہیں مرحوم نے علی گڑھ یونیورسٹی سے گریجوایشن کے بعد 1936 میں اپنی زندگی خدمت دین کیلئے وقف کردی تھی اور عملی طور پر 1940 سے 1985 تک 45 سال کا لمبا عرصہ خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ ابتدائی دس سال سندھ میں تحریک جدید اور حضرت المصلح الموعودؓ کی زمینوں کی نگرانی کی خدمت سپرد رہی۔ 1950 میں تحریک جدید میں وکیل مقرر ہوئے گیارہ سال وکیل التعلیم اور نو سال وکیل الزراعت اور قریباً سولہ سال وکیل الدیوان رہے۔ نیز دو مرتبہ قائم مقام وکیل الاعلیٰ بھی مقرر فرمائے گئے۔

مرحوم موصی تھے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں درجات بلند فرمائے۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ اس قرارداد تعزیت کی نقول سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اور مرحوم کی اہلیہ محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ اور پسر محترم ڈاکٹر ظہیر الدین ۔ محترم منصور احمد صاحب ربوہ اور دختران محترمہ صاحبزادی امۃ البصیر صاحبہ بیگم محترم ڈاکٹر داؤد احمد صاحب ایڈوائزر ورلڈ بنک محترمہ صاحبزادی امۃ النور صاحبہ بیگم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب امریکہ اور محترمہ صاحبزادی امۃ الحی صاحبہ بیگم ڈاکٹر خالد احمد عطا صاحب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان اور مکرم ایڈیٹر صاحب بدر قادیان کو بھجوائی جائے۔

## ولادت

مورخہ ۲۱/ فروری ۲۰۰۰ بروز سوموار اللہ تعالیٰ نے بذریعہ میجر آپریشن عزیزہ زکیہ کوثر اہلیہ مکرم مسعود احمد صاحب ساکن فلک نما حیدر آباد کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے از راہِ شفقت نومولود کا نام "مبرور احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم منیر احمد صاحب صدیقی ساکن فلک نما کا پوتا اور مکرم ناصر احمد صاحب بیاٹری ساکن ریاست نگر حیدر آباد کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے نومولود کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادمِ دین بننے کیلئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/50) روپے۔

(محمد کریم الدین شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون قادیان)


ارشاد نبویؐ

خَیر الزَّادِ التَّقوےٰ

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 بینگو لین کلکتہ 700001

دکان- 248-1652, 248-5222

رہائش- 243-0794, 27-0471


## بدر کا خصوصی شمارہ "جلسہ سالانہ نمبر"

انشاء اللہ تعالیٰ امسال بھی جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر ادارہ بدر کی طرف سے اس صدی کا خصوصی نمبر رسالہ کی شکل میں شائع کیا جارہا ہے۔ جو جماعت کی سو سالہ تاریخ پر نہایت جامع پراز معلومات اور دیدہ زیب فوٹوز پر مشتمل شمارہ ہوگا۔

مستقل خریداران بدر کو تو ایک شمارہ خریداری چندہ میں دیا ہی جائے گا لیکن جو دوست تبلیغی و تربیتی اغراض کیلئے زائد شمارے خریدنا چاہتے ہوں وہ ایک ماہ کے اندر دفتر بدر میں اپنے آرڈر بک کرادیں۔ تاکہ اُس حساب سے زائد شمارے شائع کئے جاسکیں۔ اس خصوصی شمارہ کے ایک پرچے کی قیمت -/30 روپے مقرر کی گئی ہے۔ (منیجر بدر قادیان)


بقیہ صفحہ: (1)


وَاِنَّا اِلیٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کردیا اور ہم اپنی طاقت سے اسے مسخر کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے تھے اور اگر کسی حادثے کی وجہ سے ہمارے لئے یہی مقدر ہے کہ ہم رخصت ہو جائیں خدا کے حضور تو ہم نے تو وہیں جانا ہے خواہ سوار ہو کر جائیں خواہ گھر بیٹھے جائیں ہر حال میں خدا ہی کی طرف لوٹنا ہے فرمایا تو یہ بہت مؤثر دعا ہے اور کبھی بھی سواری سے پہلے اس کو نہیں بھولنا چاہیئے۔

فرمایا کہ پھر میں تاکید کرتا ہوں کہ ہر جگہ احتیاط سے کام لیں کیونکہ کسی ایک بھی جان کے تلف ہونے سے جماعت کو صدمہ ہوتا ہے اگر نیند آرہی ہو تو گاڑی روک کر تھوڑی دیر آرام کرلیں سو لیں اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ یہ بھی دعا کیا کرتے تھے کہ اے ہمارے خدا ہم اپنے سفر میں تجھ سے بھلائی اور تقویٰ چاہتے ہیں تو ہمیں ایسے نیک عمل کرنے کی توفیق دے جو تجھے پسند ہیں اے ہمارے خدا تو ہی ہمارے سفر آسان کردے اور اس کی دوری کو لپیٹ دے اے ہمارے خدا تو سفر میں ہمارے ساتھ ہو اور پیچھے گھر میں خبر گیر ہو جائے ہمارے خدا میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختیوں سے ناپسندیدہ اور بے چین کر دینے والے مناظر سے مال اور اہل و عیال میں برے نتیجے سے اور غیر پسندیدہ تبدیلی سے فرمایا حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک چیز کا خیال رکھا ایک ایک چیز میں ہمیں دعائیں سکھائیں اللہ بے انتہا رحمتیں نازل فرمائے۔ آپ پر کہ آپؐ نے ایک چھوٹی سی چیز کو بھی نظر انداز نہیں کیا فرمایا بعض دفعہ سفر میں رستہ چلتے بہت دردناک حادثہ دکھائی دیتا ہے جس سے انسان کی طبیعت بے چین ہو جاتی ہے اسی طرح او ر بھی بے چین کر دینے والے مناظر سفر میں نظر آتے ہیں تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ بھی دعا کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایسے مناظر سے بچائے اور پھر یہ نہ ہو کہ جب ہم لوٹیں تو ہمارے اہل و عیال میں ایسی تبدیلی واقع ہو چکی ہو جو ناپسندیدہ ہے پھر جب آپؐ سفر سے واپس لوٹتے تو یہی دعا مانگتے اور اس میں یہ زیادتی فرماتے ہم واپس آئے ہیں توبہ کرتے ہوئے عبادت گذار اور اپنے رب کی تعریف میں رطب اللسان ہوکر۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات اور حضور علیہ السلام کی مہمان نوازی کے بعض واقعات پیش فرمائے۔

☆ ☆ ☆


PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES

AMBASSADOR

&

MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET

CALCUTTA- 700072 ☎2370509

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

QURESHI ASSOCIATES

**Manufacturer-Exporter-Importer** of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.

**Contact Person :-** M. S. QURESHI (Prop)

Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992

**Postal Address :-** 4378/4B, Ansari Road

Daryaganj New Delhi-110002

(INDIA)

Our Founder:

Late Mian Muhammad Yusuf Bani

(1908 - 1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

BANI ®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی اسد محمود بانی

کلکتہ

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

**Subscription**
Annual Rs/2.00
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

# The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 49 Thursday, 3 th August 2000 Issue No :31

☎ (0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

## نو مبائعین کیلئے قادیان میں پندرہ روزہ تربیتی کلاس
## برائے طلباء۔ پنجاب۔ ہریانہ۔ ہماچل۔ راجستھان

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں امسال پنجاب ہریانہ اور ہماچل کے میٹرک پاس طلباء کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس مرکز احمدیت قادیان میں لگائی گئی جس میں پنجاب کے 19 ہریانہ کے 27 اور ہماچل پردیش کے 14 راجستھان کے 3 اور پونچھ کے 2 کل 65 طلباء شامل ہوئے۔

ان طلبا کی روزانہ 8.30 بجے سے 12.30 بجے تک مدرسہ احمدیہ کے ہال میں دینی کلاسز لگتی رہیں جس کی تفصیل اس طرح ہے پہلی گھنٹی:۔ تعارف مقامات مقدسہ ودفاتر (تمام مقامات دکھائے گئے)

دوسری گھنٹی:۔ نماز سادہ وباترجمہ (بفضلہ تعالیٰ تمام طلباء نے نماز یاد کرلی)۔ تیسری گھنٹی:۔ اسلام سے متعلق ابتدائی معلومات۔ چوتھی گھنٹی:۔ تاریخ اسلام واحمدیت۔ پانچویں گھنٹی:۔ بدرسومات سے اجتناب۔ چھٹی گھنٹی:۔ جماعت احمدیہ کے متعلق شبہات کا ازالہ۔ ساتویں گھنٹی:۔ مختلف عنوانات پر علماء سلسلہ کی تقاریر۔

طلباء باقاعدہ کاپیوں پر نوٹس لیتے یاد کرتے اور سناتے رہے 14.7.2000 کو پندرہ روزہ کلاس کا تحریری امتحان لیا گیا جس میں 52 طلباء شامل ہوئے۔ بفضلہ تعالیٰ اس امتحان میں راجستھان اور پونچھ کے چار طلباء بھی شامل ہوئے۔

**نمازوں کی نگرانی و حاضری:۔** طلباء کی نمازوں کی نگرانی کیلئے بالخصوص نماز فجر میں جگانے کیلئے قادیان کے بعض خدام کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں تھیں۔ طلباء بہت شوق سے نمازوں میں حاضر ہوتے رہے اُمید ہے انہی میں سے بعض طلباء اب مدرسۃ المعلمین یا مدرسہ احمدیہ میں بھی داخلہ لیں گے۔

**طلبا کی پکنک:۔** مورخہ 12.7.200 کو تمام طلباء کو ڈلہوزی اور کھجیار سیر کیلئے لے جایا گیا محترم چوہدری محمد اکبر صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کے ساتھ قافلہ کو رخصت کیا۔ تمام طلباء نے وہیں مل کر کھانا کھایا ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھیں اور سیر کے علاوہ ایک گھنٹے کے لئے کھجیار کے میدان میں ہلکا پھلکا تربیتی پروگرام بھی بنایا گیا تھا ان پندرہ دنوں میں مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس انصار اللہ نگران پنجاب وہریانہ کی طرف سے ان طلبا کی ضیافت کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ مقامی مجلس خدام الاحمدیہ نے ان کے اعزاز میں زیر صدارت محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت شبینہ اجلاس کا پروگرام بھی رکھا جس میں انہیں صدر اجلاس کے علاوہ مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب قائم مقام صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے بعض ضروری امور بتائے نیز انہیں اپنے اپنے گاؤں میں وقار عمل کرنے اور اجلاسات کرنے کے طریقے سمجھائے گئے۔

### اختتامی پروگرام و تقسیم انعامات

15.7.2000 کو بعد نماز عصر خدام الاحمدیہ کے ہال ایوان خدمت میں اس کلاس کا اختتامی پروگرام تھا محترم چوہدری محمد اکبر صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ کے کسی وجہ سے تشریف نہ لانے پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوت و تبلیغ نے اس پروگرام کی صدارت فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار منیر احمد خادم منتظم تربیتی کلاس نے پندرہ روزہ رپورٹ پیش کی اور نتیجے کا اعلان کیا اس موقع پر مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب صدر خدام الاحمدیہ بھارت اور مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران پنجاب وہماچل نے بھی تقاریر کیں صدر اجلاس نے قیمتی نصائح سے نوازنے کے علاوہ اول دوم۔ سوم آنے والے طلباء میں انعامات بھی تقسیم فرمائے۔ اور بعد دُعا اس پندرہ روزہ تربیتی کلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ تمام طلباء نے اس تربیتی کلاس میں بہت ذوق شوق سے حصہ لیا اور سب ہی اچھے نمبر لیکر امتحان میں پاس ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان نو مبائعین طلبا کو خادم دین بنائے اور ہم سب کو مقبول خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(منیر احمد خادم منتظم پندرہ روزہ تربیتی کلاس طلباء پنجاب وہماچل وہریانہ)

تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں

## دوسرا ایک روزہ نیشنل تربیتی سیمینار

(رپورٹ: میاں غلام مرتضیٰ - مبلغ سلسلہ تنزانیہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں تربیتی اور دعوۃ الی اللہ کے کام کو تیز کرنے کے لئے اس سال کا دوسرا نیشنل تربیتی سیمینار ۲۹/اپریل ۲۰۰۰ء کو مسجد احمدیہ دارالسلام میں منعقد کیا گیا۔

**تیاری:** اس تربیتی سیمینار کے لئے بہت پہلے سے تیاری کی گئی تھی۔ پورے ملک کے ۹ مبلغین، ۳۴ معلمین اور ۲۰۵ کے قریب عہدیداران، نومبایعین اور داعیان الی اللہ کو سیمینار کے پروگرام کے ساتھ دعوت نامے بھجوائے گئے تاکہ باہمی تبادلہ خیالات اور ایک دوسرے کے تجربات کے پیش نظر آئندہ لائحہ عمل تیار کیا جاسکے۔ مکرم و محترم مظفر احمد درانی صاحب امیر و مشنری انچارج تنزانیہ کی طرف سے اس سیمینار کا انتظام و صدارت مکرم محمود خمیس موبیرہ صاحب، نیشنل سیکرٹری تربیت کے سپرد کی گئی تھی جنہوں نے اس فرض کو بخوبی نبھایا۔

**افتتاحی اجلاس:** جماعتی روایات کے مطابق سیمینار کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور بعد میں ایک دوست نے بہت اچھی آوز میں نظم پڑھی۔ افتتاحی خطاب محترم محمود خمیس موبیرو صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت نے کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں نومبایعین کو اپنی مدد آپ کے تحت اپنی تربیت آپ کرنے پر زور دیا۔ اس سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ زیادہ سے زیادہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کریں۔ داعیان الی اللہ سے آپ نے فرمایا کہ زیادہ سے زیادہ نومبایعین سے رابطہ کریں۔ اور ان کی تربیتی ضروریات ان تک پہنچائیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے بتایا کہ ۱۵ سواحیلی کتب جو کہ عرصہ سے نایاب تھیں شائع ہو چکی ہیں۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ ان سے بھی استفادہ کریں۔

اسی طرح آپ نے نمازوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ ہر جماعت میں ایک کمیٹی ہو جو نومبایعین کو خصوصاً باجماعت نمازوں پر قائم کرے۔ اور آپ نے کہا کہ اپنی پرانی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے لازمی چندہ میں کچھ نہ کچھ ضرور ادا کریں۔ اس سے تزکیہ نفس ہوگا اور قربانی کی عادت ہوگی۔

افتتاح کے بعد معلم عبداللہ مبانگا نے تربیتی امور پر توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ تربیت کے لئے ہر نومبایع کا اپنے مقامی مرکز سے ضرور رابطہ کروانا چاہئے۔

**دوسرا اجلاس:** چائے کے وقفہ کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں داعیان الی اللہ کے علاوہ کئی نومبایعین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ Inguruka سے ایک نومبایع نے کہا کہ جماعت احمدیہ ہی اصلی معنوں میں خدا کی جماعت ہے جس کی سچائی سورج کی طرح ظاہر ہے جس میں حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کا حقیقی اسلام ہے۔ اور ممبران جماعت بھی خالص اسلامی ہیں اور حقیقی محبت کرنے والے ہیں اور یہ سب کچھ ایک امام، ایک خلیفہ کے تحت ہونے کا نتیجہ ہے۔

اسی طرح Iringa سے ایک نومبائع نے ذکر کیا کہ میں نے جماعت کے خلاف بہت سی باتیں سنی تھیں۔ میں نے احمدیہ سنٹر میں پہنچ کر جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کیا تو مجھے ایک احمدی دوست نے ”احمدیت یعنی حقیقی اسلام“ کتاب مطالعہ کے لئے دی جس کے پڑھنے پر مجھے احمدیت کی حقیقت کا علم ہوا کہ یہی حقیقی مسلم نمائندہ جماعت ہے جو کہ ایک خلیفہ کے ماتحت ہے۔

**میٹنگ مبلغین و معلمین:** ملک بھر کے تمام مبلغین اور معلمین کی ایک الگ تربیتی میٹنگ کی گئی جس کی صدارت مکرم و محترم امیر صاحب تنزانیہ نے کی۔ اس میٹنگ میں تربیتی ضروریات کے لئے لٹریچر اور دیگر سامان کا جائزہ لیا گیا اور تربیت کے لئے مزید لٹریچر شائع کرنے کا عزم کیا گیا۔ کچھ تربیتی سامان جو فوراً فراہم کیا جاسکتا تھا وہ کیا گیا۔ مکرم امیر صاحب نے تربیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ تبلیغ کے ساتھ ساتھ تربیت کا کام جاری رہے لیکن جولائی کے بعد ایک دفعہ بھرپور توجہ دی جائے اور اس سے پہلے پہلے نیا تربیتی لٹریچر بھی پہنچا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ قارئین سے ان پروگراموں کے بہت بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

### تقریب آمین

مورخہ 6.6.2000 کو عزیزہ شکیلہ بیگم بنت مکرم میراولی آف چٹیالہ نے قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا۔ اس سلسلہ میں تقریب آمین منعقد کی گئی اللہ تعالیٰ اس بچی کو نیک صالح خادم دین بنائے (آمین)

(چوہدری ارشاد احمد پنکو حال چٹیالہ ویسٹ گوداوری اے پی)